

پیش لفظ

مبتدی تربیتی نصاب کے مطابق مجموعہ احادیث ترتیب پانے کے بعد خیال آیا کہ کیوں نہ ایسا ہی ایک مجموعہ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ملتزم تربیت گاہوں کے لیے مدون کیا جائے تاکہ رفقاء کے پاس وہ فرمودات نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام موجود رہیں جن کی تربیت گاہ میں ان کو تعلیم دی جاتی ہے۔ امید ہے یہ کتابچہ اس ضرورت کو پورا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے ہم سب کے لیے مفید بنائے اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنائے۔
(آمین)

(رحمت اللہ بڑ)

تنظیم اسلامی

زادِ راہ

برائے ملتزم رفقاء

مجموعہ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

ترتیب و تدوین
رحمت اللہ بڑ

شائع کردہ:

تنظیم اسلامی

مرکزی دفتر: 67/اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔

فون: 36316638-36366638

www.tanzeem.org

| صفحہ نمبر | فہرست |
|-----------|-----------------------------|
| 4 | آداب زندگی |
| 15 | ادعیہ ماثورہ |
| 20 | خطبات مسنونہ |
| 25 | خلافت کا تعارف |
| 35 | امر بالمعروف ونہی عن المنکر |
| 39 | جہاد فی سبیل اللہ |
| 41 | الترام جماعت |
| 54 | اخلاقیات و متفرقات |

آداب زندگی^(۱)

نظم جماعت کے آداب

- 1- دعوتِ حق کے کارکنوں سے دلی محبت کیجیے اور اس رشتے کو ہر شے سے زیادہ اہم اور قابل احترام سمجھئے۔
 - 2- رفقاء کی نصیحت و خیر خواہی کا اہتمام کیجیے اور جماعتی زندگی میں باہمی تلقین کے جذبے کو بیدار رکھیے۔
 - 3- جماعتی نظم کی پوری پوری پابندی کریں اور اس کو محض جماعتی استحکام کا ذریعہ نہیں بلکہ دینی فریضہ تصور کریں۔
 - 4- اپنے امیر کی خوش دلی کے ساتھ اطاعت کیجیے اور اس کے خیر خواہ اور وفادار رہیے۔
- نبی ﷺ کا ارشاد ہے ”مسلمانوں کو اپنے ذمہ دار کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے چاہے وہ حکم اپنی طبیعت کے لیے خوشگوار ہو یا ناخوش گوار بشرطیکہ وہ خدا کی نافرمانی کی بات نہ ہو، ہاں! جب خدا کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو وہ بات نہ سنی چاہیے اور نہ ماننی چاہیے۔ (بخاری و مسلم)
- 5- جماعتی عصبيت، تنگ نظری اور دھڑے بندی سے پرہیز کیجیے۔ کشادہ دلی اور خوش اخلاقی کے ساتھ ہر ایک سے تعاون کیجیے اور جو لوگ بھی دین کا کام کر رہے ہوں ان کی قدر کیجیے۔ ان کے ساتھ خیر خواہی اور اخلاص کا برتاؤ کیجیے اور انہیں اپنا رفیق سفر اور معاون کار سمجھئے۔ دین کا کام کرنے والے درحقیقت سب ایک دوسرے کے ناصر و حامی ہیں۔ سب کا مطلوب دین ہے اور سب اپنی اپنی سمجھ کے مطابق دین کی خدمت ہی کرنا چاہتے ہیں۔ خلوص کے ساتھ افہام و تفہیم کے ذریعے ایک دوسرے
- (۱) یہ آداب، مولانا محمد یوسف اصلاحی مدظلہ کی کتاب آداب زندگی سے قدرے اختصار و تصرف کے ساتھ لیے گئے ہیں۔ یہ کتاب رفقاء تنظیم اسلامی کے تربیتی نصاب میں شامل ہے۔ اپنے تنظیمی مراکز سے حاصل کر کے مطالعے کا اہتمام فرمائیں۔

کی غلطی واضح کرنا اور صحیح طرز فکر و عمل کی نشاندہی کرنا تو ایک نہایت ہی مبارک عمل ہے اور یہ ہونا ہی چاہیے۔ البتہ باہمی منافرت، کشیدگی، بغض و عناد، ایک دوسرے کو نیچا دکھانا اور ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا کرنا، وہ رکیک طرز عمل ہے جو کسی طرح بھی داعیانِ دین کے شایانِ شان نہیں ہے۔

دعوت و تبلیغ کے آداب

1- اپنے منصب کا حقیقی شعور پیدا کیجیے، آپ نبی ﷺ کے جانشین ہیں اور دعوتِ دین، شہادتِ حق اور تبلیغ کا وہی فریضہ آپ کو انجام دینا ہے جو خدا کے نبی ﷺ انجام دیتے رہے، لہذا وہی داعیانہ تڑپ پیدا کرنے کی کوشش کیجیے جو نبی ﷺ کا خصوصی اور امتیازی وصف ہے۔

2- اپنے نصب العین حصولِ رضائے رب اور اخروی فوز و فلاح و نجات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیے اور شرح صدر کے ساتھ اسے اپنانے کی کوشش کیجیے۔ امت مسلمہ کے مقصد تائیس کو ہمیشہ نگاہ میں رکھیے جو قطعی طور پر یہ ہے کہ وہ کامل یک سوئی اور اخلاص کے ساتھ شہادتِ علی الناس کا فریضہ سرانجام دے یعنی تولاً دعوت و تبلیغ کے ذریعے اسلام کی حقانیت کو آشکار کرے اور عملاً اس پورے دین کو قائم اور نافذ کرے جو حضرت محمد ﷺ لے کر آئے اور جو عقائد و عبادات، اخلاق و معاشرت اور معیشت و سیاست غرض انسانی زندگی سے متعلق تمام آسمانی ہدایات پر مشتمل ہے۔ آپ ﷺ نے عقائد و اخلاق کی تعلیم بھی دی، عبادات کے طریقے بھی سکھائے، دین کی بنیادوں پر سماج کی تعمیر بھی فرمائی اور انسانی زندگی کو منظم کرنے اور خیر و برکت سے مالا مال کرنے والی ایک بابرکت ریاست و حکومت بھی قائم کی۔

3- علماء کی صحبت اور ان کی کتابوں سے دین کا صحیح فہم حاصل کرنے اور دین کی حکمتوں کو سمجھنے کی برابر کوشش کرتے رہیں۔

4- جو کچھ دنیا کے سامنے پیش کریں اس کا مخاطب سب سے پہلے اپنی ذات کو بنائیں۔

جو کچھ دوسروں سے چاہیں پہلے خود کر کے دکھائیں۔ دین حق کے داعی کا یہ امتیاز ہے کہ وہ اپنی دعوت کا نمونہ ہوتا ہے اور اپنے عمل و کردار کو اس پر گواہ بناتا ہے۔

5- نماز کو اس کے پورے آداب و شرائط اور شغف کے ساتھ ادا کیجیے۔ نوافل کا بھی اہتمام کیجیے۔ خدا سے گہرا تعلق قائم کیے بغیر اس کی دعوت و تبلیغ کا کام ممکن نہیں۔ اور خدا سے وابستگی پیدا کرنے کا یقینی ذریعہ نماز ہے جو خود خدا ہی نے اپنے بندوں کو بتایا ہے۔

6- قرآن پاک سے شغف پیدا کیجیے اور پابندی کے ساتھ اس کی تلاوت کیجیے۔ نماز میں بھی انتہائی توجہ کے ساتھ تلاوت کیجیے اور نماز کے باہر بھی ذوق و شوق کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھئے۔ دل کی آمادگی اور طبیعت کی حاضری کے ساتھ جو تلاوت کی جاتی ہے اس سے قرآن کو سمجھنے اور غور و فکر کرنے میں بھی مدد ملتی ہے اور ذوق و شوق میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ قرآن پاک ہدایت و عبرت کا واحد سرچشمہ ہے۔ یہ اسی لیے نازل ہوا ہے کہ اس کی آیات پر غور کیا جائے اور اس کی تذکیر و نصیحت سے فائدہ اٹھایا جائے، لہذا اس میں غور و تدبر کی عادت ڈالیے اور اس عزم کے ساتھ اس کی تلاوت کیجیے کہ اسی کی راہنمائی میں اپنی زندگی بھی تعمیر کرنی ہے اور اسی کی ہدایت کے مطابق سماج کو بھی بدلنا ہے۔ خدا کے دین کو وہی لوگ قائم کر سکتے ہیں جو اپنے غور و فکر کا مرکز اور اپنی دل چسپیوں کا محور قرآن پاک کو بنائیں۔ اس سے بے نیاز ہو کر نہ تو خود دین پر قائم رہنا ممکن ہے اور نہ اقامتِ دین کی کوشش میں حصہ لینے ہی کا کوئی امکان ہے۔ تہجد کی نماز کی ہر حال میں پابندی کی کوشش کریں۔

7- دعوت و تبلیغ میں حکمت اور سلیقے کا پورا پورا خیال رکھیے۔ ایسا طریق کار اختیار کریں جو مخاطب میں شوق اور ولولہ پیدا کرنے والا ہو۔

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي

هِيَ أَحْسَنُ ۝﴾ (النحل: 125)

اس آیت سے تین ہدایات ملتی ہیں:

(i) دعوت حکمت کے ساتھ دی جائے۔ دعوت دیتے وقت موقع محل کا پورا پورا لحاظ رکھیں اور مخاطب کا بھی ہر طبقہ، ہر گروہ اور ہر فرد سے اس کی فکری رسائی اور ذہنی کیفیت کے مطابق بات کریں۔ ان چیزوں کو دعوت کی بنیاد بنائیں جن میں باہم اتفاق ہو اور جو قربت کے لیے راہ ہموار کریں۔

(ii) عمدہ نصیحت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ خیر خواہی اور خلوص کے ساتھ نیک جذبات کو ابھاریں کہ مخاطب شوق اور رغبت کے جذبات سے سرشار ہو جائے اور دین اس کے دل کی آواز بن جائے۔

(iii) تنقید اور مباحثے میں اچھا طریقہ اختیار کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کی تنقید تعمیری ہو اور خلوص کے ساتھ ہو اور انداز اتنا دلنشین اور سادہ ہو کہ مخاطب میں ضد اور حسیت کے جذبات نہ ابھریں بلکہ وہ واقعی کچھ سوچنے سمجھنے پر مجبور ہو جائے اور جہاں یہ کیفیت پیدا نہ ہو تو وہاں آپ خاموش ہو جائیں اور اس مجلس سے اٹھ کر چلے آئیں۔

8- اپنی تحریر، تقریر اور دعوتی گفتگوؤں میں ہمیشہ اس اعتدال کا اہتمام رکھیے کہ سننے والوں پر امید اور خوف دونوں کی کیفیت طاری رہے۔

9- دعوتی کوششوں میں دوام اور تسلسل پیدا کیجیے۔ جو پروگرام بنائیں اسے استقلال اور ذمہ داری کے ساتھ برابر چلاتے رہنے کی کوشش کریں۔ پروگراموں کو ادھورا چھوڑنے اور نئے نئے پروگرام بنانے کی عادت سے بچیں۔ تھوڑا کام کریں مگر پابندی کے ساتھ مسلسل کریں، حضور ﷺ کا ارشاد ہے ”بہترین عمل وہ ہے جو مسلسل کیا جاتا رہے چاہے وہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو۔“

10- اپنے اہل خانہ کی تربیت اپنے بچوں کی اصلاح و تربیت اور ان کو اقامت دین کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے تیار کرنا آپ کا اولین فرض بھی ہے اور آپ کی سرگرمیوں کا فطری میدان بھی۔

11- اپنے پڑوسیوں اور محلے داروں کی بھی اصلاح و تعلیم کی فکر کریں اور اسے دینی فریضہ سمجھئے۔

12- جن لوگوں کے درمیان آپ دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہوں ان کے جذبات کا احترام کیجیے۔ ان کے اعتقادات پر حملہ مت کیجیے نہ ان کے مذہبی نظریات کی تحقیر کیجیے، نہ ان کے بزرگوں اور پیشواؤں کو برے القاب سے یاد کیجیے۔ بلکہ مثبت انداز میں حکمت کے ساتھ اپنی دعوت پیش کیجیے۔

13- دعوت و تبلیغ کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات و مصائب اور دوسری آزمائشوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کریں اور صبر و استقامت کا مظاہرہ کیجیے۔

14- صرف اور صرف ”داعی الی اللہ“ بن کر دعوت کا فریضہ انجام دیجئے۔ خدا کے سوا کسی اور چیز کی طرف ہرگز نہ بلائیں۔ نہ وطن کی طرف نہ قوم و نسل کی طرف۔

اسلامی تہذیب کے اصول و آداب

اسلامی تہذیب کا اہم اصول [دوسروں کے حقوق کا تحفظ ہے جس] کی بنیاد حضور اکرم ﷺ کا یہ قول ہے کہ ”الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ“ ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“

حدیث پاک میں تین حقوق کی حفاظت کا [بطور خاص] حکم دیا گیا ہے جان، مال اور آبرو۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری جان، تمہارا مال اور تمہاری عزت و آبرو ایک دوسرے پر قیامت تک کے لیے حرام ہیں۔“ [مسلمانوں کے تمام حقوق ادا کرنا ہی حسن معاشرت ہے۔ یہ دین کا ایک اہم اور لازمی جزو ہے۔ اس کے بغیر دین مکمل نہیں ہو سکتا۔ ہمیں ان تمام افعال و اقوال سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے جس سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچے یا اس کی عزت و آبرو پر حرف آتا ہو یا اسے جانی و مالی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔]

حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو حقوق اللہ کی خلاف ورزی اتنی شدید نہیں جتنی کہ

برے اخلاق اور بری معاشرت کی ہے۔

- 1- ماں باپ کی خدمت و تابعداری کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔
 - 2- رحمی رشتوں کو جوڑنا اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔
 - 3- پڑوسی کے حقوق کی اسلام میں بہت تاکید کی گئی ہے۔ ان کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔
 - 4- شعوری طور پر کوشش کرنی چاہیے کہ کسی کو ہمارے کسی قول و فعل سے تکلیف نہ پہنچے۔
- پس ہماری تحریر و تقریر، گفتار و کردار، نشست و برخاست اس انداز سے ہونی چاہیے کہ کسی کی دل آزاری کا باعث نہ ہو۔

آداب ملاقات

- 1- جب کسی سے ملاقات کا ارادہ ہو تو پہلے اس سے وقت لے لیجئے۔ یوں ہی وقت بے وقت کسی کے ہاں جانا مناسب نہیں۔ اس سے دوسروں کا وقت بھی خراب ہوتا ہے اور ملاقات کرنے والا بھی بعض اوقات نظروں سے گرجاتا ہے۔
- 2- کسی سے ملاقات کے لیے جائیں تو طے شدہ وقت پر پہنچنے کی کوشش کریں۔
- 3- کسی کے ہاں جائیئے تو دروازے پر اجازت لیجئے اور اجازت ملنے پر، السلام علیکم کہہ کر اندر جائیئے۔
- 4- اجازت تین بار لینی چاہیے جواب نہ ملنے کی صورت میں خوشی خوشی لوٹ آنا چاہیے۔ اجازت طلب کرنے کے لیے السلام علیکم، دستک، گھنٹی (انٹرکام) وغیرہ سمیت مختلف طریقے استعمال کرنا جائز ہے اور اندر سے پوچھنے پر اپنا پورا نام اور تعارف کروا دینا چاہیے۔ کسی کے ہاں جاتے وقت کبھی کبھی مناسب تحفہ بھی ساتھ لیتے جائیئے۔ تحفہ دینے دلانے سے محبت بڑھتی ہے۔

- 5- ملاقاتی کو دروازے کے سامنے نہیں کھڑا ہونا چاہیے، نہ ہی دروازے کے سوراخوں میں سے اندر جھانکے۔ اپنے گھر بھی جانا ہو تو اپنی آمد کی اطلاع گھر والوں کو کسی نہ کسی شکل میں دینی ضروری ہے۔

- 6- ملاقات کے وقت مسکراتے چہرے سے استقبال کریں۔ مسرت و محبت کا اظہار کریں اور سلام کرنے میں پہل کریں۔

- 7- موقع ہو تو مصافحہ کریں، مزاج پوچھیں، مناسب ہو تو گھر والوں کی خیریت معلوم کریں۔ حضور اکرمؐ اپنا ہاتھ فوراً چھڑانے کی کوشش نہیں کرتے تھے بلکہ انتظار فرماتے تھے کہ دوسرا شخص خود ہی ہاتھ چھوڑ دے۔ مصافحہ گرم جوشی سے کریں نہ کہ ڈھیلا ڈھالا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ میں دے دیں۔

- 8- جس کے ساتھ ملاقات کرنا مقصود ہو، اس کے اوقات کا خیال رکھا جائے۔ کوئی آرام کر رہا ہو تو اس کے ساتھ ملاقات کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

- 9- کسی سے ملنے جائیں تو قیمتی کپڑے پہن کر نہ جائیں اور نہ ہی اس نیت سے جائیں کہ آپ اپنے قیمتی لباس سے اس پر اپنا رعب قائم کریں۔

- 10- کسی کے پاس جا کر کچھ لینا مقصود ہو تو جاتے ہی اس کو اطلاع دے دیں، رخصت ہوتے وقت مدعا کا اظہار صحیح نہیں۔ ضرورت پوری ہونے پر شکریہ ادا کریں۔

- 11- ملاقاتی کسی ایسی چیز کی فرمائش نہ کرے جس کا پورا کرنا مشکل ہو۔
- 12- کوئی ضرورت مند آپ سے ملنے آئے تو حتی الامکان ضرورت کو پورا کر دیں بصورت دیگر پیار بھرے انداز میں منع کر دیں۔ خواہ مخواہ امیدوار نہ بنائے رکھیں۔

- 13- کسی سے ملاقات کے لیے جائیں تو زیادہ دیر نہ بیٹھیں۔
- 14- چند افراد مل کر کسی سے ملاقات کے لیے جائیں گفتگو کرنے والے کو گفتگو میں سب کی نمائندگی کرنی چاہیے۔ اپنے ساتھیوں کو نظر انداز کر کے سامعین کو صرف اپنی ذات کی طرف متوجہ رکھنے سے سختی سے پرہیز کریں۔

آداب گفتگو

- 1- جب بھی بات کریں، کام کی بات کریں، ہر وقت بلا ضرورت بولنا نہ صرف وقار اور سنجیدگی کے خلاف ہے بلکہ خدا کے ہاں ہر بات کا جواب دینا ہے آدمی جو بات بھی

منہ سے نکالتا ہے خدا کا فرشتہ اسے فوراً نوٹ کر لیتا ہے۔

﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (ق: 18)

”کوئی بات اس کی زبان پر آتی ہی ہے کہ ایک نگران (اس کو محفوظ کرنے کے لیے) مستعد رہتا ہے۔“

2- جب بات کریں، نرمی کے ساتھ مسکراتے ہوئے بیٹھے لہجے میں کریں۔ ہمیشہ درمیانی آواز میں بولیں، نہ اتنا آہستہ بولیں کہ مخاطب سن ہی نہ سکے اور نہ اتنا چیخ کر بولیں کہ مخاطب کو اپنے اوپر رعب جمائے کا خطرہ محسوس ہونے لگے۔

﴿إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ﴾ (لقمان: 19)

”سب سے زیادہ ناگوار آواز گدھے کی آواز ہے۔“

3- نرمی، معقولیت اور دل جوئی کی بات کریں۔ تکلیف دہ اور سخت بات نہ کریں۔

4- ہمیشہ سچ بولیں، سچ بولنے میں جھجک محسوس مت کریں خواہ کتنا ہی عظیم نقصان کیوں نہ ہو۔ البتہ دو افراد کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے جھوٹ بولنے میں مضائقہ نہیں۔

5- دوسروں کی برائی نہ کریں، دوسروں کی چغلی نہ کھائیں، شکایتیں نہ کریں، دوسروں کی نقلیں نہ اتاریں، جھوٹا وعدہ مت کریں، کسی پر طعن نہ کریں، کسی کی ہنسی نہ اڑائیں۔ اپنی تعریف نہ کریں اپنی بڑائی نہ جتائیں۔ کٹ جتنی نہ کریں، منہ دیکھی بات بھی مت کریں، فقرے مت کہیں، کسی کو برے نام سے مت پکاریں، بات بات پر قسم نہ کھائیں۔

6- ہمیشہ انصاف کی بات کریں خواہ اس میں اپنا، اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کا نقصان ہی کیوں نہ ہو رہا ہو۔

﴿وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ﴾ (انعام: 152)

”اور جب (زبان سے کچھ) کہو تو انصاف کی بات کہو چاہے وہ تمہارا رشتہ دار ہی

ہو۔“

7- جاہل لوگ باتوں میں الجھانا چاہیں تو مناسب انداز میں سلام کر کے وہاں سے رخصت ہو جائیں۔

8- مخاطب کو بات اچھی طرح سمجھانے کے لیے یا کسی بات کی اہمیت جتانے کے لیے مخاطب کے ذہن و فکر کو سامنے رکھ کر مناسب انداز اختیار کرنا چاہیے۔ مخاطب نہ سمجھ سکے یا سن نہ سکے تو اپنی بات کو دہرائیں اور بُرا محسوس مت کریں۔

9- بلا تحقیق ایسی بڑی بات نہ کریں جس کے بڑے گہرے اثرات متوقع ہوں اور نہ ہی غیر ضروری طور پر کریں۔

10- ہمیشہ مختصر اور مطلب کی بات کریں۔ لایعنی باتوں سے اجتناب کریں۔ بلاوجہ گفتگو کو طول دینا بھی نامناسب ہے۔

11- دو آدمی بات کر رہے ہوں تو اجازت لیے بغیر دخل مت دیجئے۔ نہ ہی کسی کی بات کاٹ کر بولنے کی کوشش کریں۔ بولنا ضروری ہی ہو تو اجازت لے کر بولیں۔

12- بات سامنے بیٹھ کر کریں۔ پشت کی طرف سے مت کریں۔ نظروں کو جھکا کر بات کریں۔ تین آدمی ساتھ بیٹھے ہوں تو دو آدمی تیسرے سے الگ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔

13- گول مول بات نہ کریں۔ بلکہ صاف اور واضح بات کریں۔

14- تکلف اور کنایات (اشاروں) میں بات نہ کریں۔

15- ٹھہر ٹھہر کر سلیقے اور وقار کے ساتھ گفتگو کریں۔ جلدی اور تیزی سے گفتگو نہ کریں۔ نہ ہی ہر وقت ہنسی مذاق کریں۔ اس سے آدمی کی وقعت جاتی رہتی ہے۔

16- کوئی کچھ پوچھے تو پہلے غور سے اس کا سوال سن لیں اور پھر خوب سوچ سمجھ کر جواب دیں۔ بغیر سوچے سمجھے الٹ جواب دینا نادانی ہے اور اگر کوئی دوسرے سے سوال کر رہا ہو تو خود بڑھ چڑھ کر جواب نہ دیں۔

17- کوئی کچھ بتا رہا ہو تو پہلے ہی سے یہ نہ کہہ دیں کہ مجھے معلوم ہے ہو سکتا ہے اس کے

بتانے سے کوئی نئی بات سمجھ میں آجائے یا کسی خاص بات کا دل پر خاص اثر ہو جائے۔ کیونکہ بات کے ساتھ ساتھ بات کرنے والے کا اخلاص اور نیکی بھی اثر کرتی ہے۔

- 18- گفتگو کرتے وقت کسی کی طرف اشارہ نہ کریں کہ دوسرے کو بدگمانی ہو اور خواہ مخواہ اس کے دل میں شک بیٹھے۔ دوسروں کی باتیں چھپ کر سننے سے بھی پرہیز کریں۔
- 19- کوئی بات کر رہا ہو تو بے توجہی سے مت سنو۔ اس سے بات کرنے والے کا دل ٹوٹ جائے گا۔ خوب توجہ سے سنیں، کچھ شبہ رہ جائے تو متکلم سے فوراً دوبارہ تحقیق کر لینی چاہیے۔ بعض اوقات غلط فہمی کے ساتھ عمل کرنے سے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔
- 20- کوئی سخت بات کہہ دے تو معاف کر دیں۔ خاص طور پر بزرگ کے کہنے کا بُرا نہیں ماننا چاہیے۔

- 21- جب کسی سے کسی کام کرنے کے لیے کہا جائے تو ہاں یا نہیں ضرور کہنا چاہیے، تاکہ کہنے والے کا دل مطمئن ہو جائے کہ اس کی بات سنی گئی ہے۔
- 22- کوئی سوال کرے اور اس کے سوال کا جواب دیا جا رہا ہو تو سوال کرنے والے کو خاموش نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ جواب میں کچھ نہ کچھ ضرور کہنا چاہیے تاکہ جواب دینے والا مطمئن ہو جائے کہ پوچھنے والا اس کی بات سن اور سمجھ رہا ہے۔

راستے کے آداب

- 1- گھر سے نکلیں تو مسنون دعا کا اہتمام فرمائیں۔
- 2- بازار میں داخل ہوں تو مسنون دعا کا اہتمام کریں
- 3- راستہ چلتے ہوئے حسن ذوق اور تہذیب و وقار کا لحاظ رکھیے۔
- 4- راستے میں درمیانی چال چلیے۔ نہ بہت زیادہ سست اور نہ بہت زیادہ تیز۔
- 5- ادب و وقار کے ساتھ نیچے دیکھتے ہوئے چلیں۔ راستے میں ادھر ادھر ہر چیز پر نگاہ ڈالتے نہ چلیں۔ حضور ﷺ ایسے چلتے جیسے کوئی بلندی سے اتر رہا ہو۔

- 6- کپڑے سمیٹ کر چلیں تاکہ الجھنے کا خطرہ نہ رہے۔
- 7- ہمیشہ بے تکلفی سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ چلیے۔ آگے چل چل کر اپنی امتیازی شان نہ جتائیے۔ کبھی کبھی بے تکلفی میں اپنے ساتھی کا ہاتھ، ہاتھ میں لے کر بھی چلیے۔ نبی اکرم ﷺ ساتھیوں کے ساتھ چلتے ہوئے کبھی اپنی امتیازی شان ظاہر نہ ہونے دیتے۔ اکثر آپ ﷺ صحابہؓ کے پیچھے پیچھے چلتے اور کبھی بے تکلفی میں اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ کر بھی چلتے۔
- 8- عورت اور مرد مل کر نہ چلیں۔ مردوں کے شانے عورتوں سے نہ ٹکرائیں۔ عورتیں کنارے کنارے چلیں۔
- 9- عورتیں خوشبو لگا کر باہر نہ نکلیں اور نہ ہی ایسا زور پہن کر چلیں جس سے جھنکار ہو۔
- 10- راستے میں رک کر یا بیٹھ کر آنے والوں کو تکلنے سے پرہیز کریں اور اگر کبھی راستہ میں رکنا یا بیٹھنا پڑے تو راستہ کا حق ادا کرنے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں:
- ۱- نگاہیں نیچی رکھیں۔
- ۲- تکلیف دینے والی چیزوں کو راستے سے ہٹا دیں۔
- ۳- سلام کا جواب دیں۔
- ۴- نیکی کی تلقین کریں اور بری باتوں سے روکیں۔
- ۵- بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھائیں۔
- ۶- مصیبت کے مارے ہوؤں کی مدد کریں۔

ادعیہ ماثورہ

بازار میں جانے کی دعائیں

1- گھر سے نکلنے کی دعا:

((بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أَزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ))

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما يقول الرجل اذا خرج من بيته)

”اللہ کے نام سے (میں نکلتا ہوں) اور اسی پر میرا بھروسہ ہے کوئی قوت و طاقت نہیں مگر اللہ کی طرف سے اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں۔ یا میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے۔ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ میں کسی پر جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔

2- ((بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ بِهَا يَمِينًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً))

(مستدرک حاکم، کتاب الدعاء، حدیث رافع بن خدیج)

”اللہ کے نام سے (بازار میں داخل ہوں) اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں یہاں جھوٹی قسم کھا بیٹھوں یا نقصان کا کوئی سودا کر بیٹھوں۔“

فائدہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل دُعا پڑھ لے خدا تعالیٰ اس کے حساب میں دس لاکھ نیکیاں درج

فرمائے گا۔ دس لاکھ خطائیں معاف فرمائے گا اور دس لاکھ درجات بلند فرمائے گا۔

3- ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما يقول اذا دخل السوق)

”اللہ کے سوا معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ہے بادشاہی اور اس کے لیے ہے حمد و ستائش وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے جس پر موت نہیں آئے گی، اس کے ہاتھ میں خیر و بھلائی ہے اور وہی ہے ہر چیز پر قادر۔“

جنازہ کی دعائیں

4- ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَآكَرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَ أَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ (وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ) وَ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ أَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ))

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب الدعاء للميت في الصلاة)

”اے اللہ اس میت کو بخش اور رحم کر اس پر اسے آرام دے اور اسے معاف فرما اور اس کی عمدہ مہمانی کر اس کے داخل ہونے کی جگہ کشادہ کر اور دھو ڈال اسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ اور صاف کر دے اسے گناہوں سے اور اس طرح جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور بدل دے اس کے لیے گھر بہتر اس کے (دنیا کے) گھر سے اور عیال اچھا اس کے عیال سے اور بیوی اچھی اس کی بیوی سے اور داخل کر اس کو جنت میں اور بچا کے رکھ اس کو عذاب قبر سے اور عذاب دوزخ سے۔“

نوٹ: امام سیوطیؒ نے سنن نسائی کی شرح میں لکھا ہے کہ خط کشیدہ الفاظ خاتون کے جنازے میں نہیں پڑھنے چاہئیں۔

5- ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْتَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ - اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْ مِنَّا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ)) (مسلم)

”اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو اور حاضر کو اور غائب کو اور ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو۔ اے اللہ آپ جسے زندہ رکھیں ہم میں سے تو اس کو زندہ رکھیے اسلام پر اور جس کو وفات دیں ہم میں سے تو وفات دیجئے اس کو ایمان پر۔ اے اللہ نہ محروم کر ہم کو اس کے (نماز جنازہ، تدفین اور صبر وغیرہ کے) اجر سے اور نہ فتنے میں ڈال اس کے بعد۔“

چھوٹے بچوں کے لیے

6- ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلْفًا وَأَجْرًا وَذُخْرًا))

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز باب قرأۃ فاتحۃ الكتاب علی الجنائزہ ومصنف ابن

ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب فی السَّقِطِ والمولود وما يدعی لهما بہ)

”اے اللہ اسے بنادے ہمارے لیے آگے جانے والا اور پیش خیمہ اور ذریعہ اجر اور ذخیرہ ثواب“

قبروں کی زیارت کی دعا

7- ((الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَكَا حَقُّونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلكُمْ الْعَافِيَةَ))

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور والدعا لاهلها)

”تم پر سلامتی ہو ان گھروں میں رہنے والے مومن اور مسلمانو! اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے پاس یقیناً پہنچنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے سب کے لیے اللہ سے عافیت چاہتے ہیں۔“

8- ((اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّمَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعْزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ (أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ) (وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ))^(۱)

”یا اللہ ہدایت دے مجھے ان میں (داخل کر کے) جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو اور کارساز بن میرا ان میں جن کی تو نے کارساز فرمائی اور برکت عطا کر میرے لیے اس میں تو نے جو مجھے دے رکھا ہے اور بچا مجھ کو اس تکلیف سے جس کا تو نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ اس لیے کہ تو خود فیصلہ کرتا ہے اور نہیں فیصلہ کیا جاسکتا تیرے خلاف بلاشبہ نہیں ذلیل ہوتا وہ جس سے تو محبت کرے اور نہیں عزت پاسکتا جس سے تو دشمنی رکھے۔ بڑا بابرکت ہے تو اے رب ہمارے اور بلندی والا ہم آپ سے مغفرت کے طالب ہیں اور آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور درود و سلام ہو نبی اکرم ﷺ پر۔“

قنوت نازلہ

9- ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْكَافِرَاتِ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلَحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَنْصِرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اللَّهُمَّ الْعَنِ الْكُفْرَةَ الَّتِي يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيَقَاتِلُونَ أَوْلِيَاءَكَ اللَّهُمَّ خَالَفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَ زَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بِأَسْكَ الذِّدَى لَا تَرُدَّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ))^(۲)

(۱) (الحصن الحصين لابن الاثير الجزري) (سنن ابی داؤد کتاب الوتر، باب القنوت فی

الوتر الآحاد والمثنائي لابن ابی عاصم الشيباني (287) حديث نمبر 415)

(۲) (الحصن الحصين لابن اثير)، (سنن الكبرى لبيهقي، جامع ابواب الصلاة باب دعا القنوت)،

(سنن لنسائي، كتاب قيام الليل و تطوع النهار باب الدعاء في الوتر)

”الہی بخشش فرما ہماری اور سب مومنوں کی اور سب مومن عورتوں کی اور سب مسلمان مردوں کی اور مسلمان عورتوں کی اور اُلقت ڈال ان کے دلوں کے درمیان اور اصلاح فرما ان کے درمیان اور ان کی مدد فرما اپنے اور ان کے دشمن پر۔ اے اللہ لعنت کر کافروں پر جو روکتے ہیں آپ کے راستے سے اور جھٹلاتے ہیں آپ کے رسولوں کو اور لڑائی کرتے ہیں آپ کے دوستوں سے۔ الہی اختلاف ڈال ان کے درمیان اور ڈگمگا دے ان کے قدموں کو اور اتار ان پر اپنا ایسا عذاب جس کو نہیں پھیرتا تو مجرموں کی قوم سے۔“

خطبات مسنونہ

خطبہ اول - جمعۃ المبارک و عیدین

10- الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ (وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ) وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ^(۱) (أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدَى هَدَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)^(۲) وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ^(۳) (أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿وَالْعَصْرِ﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ ﴿بَارَكَ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ﴾

”سارا شکر اللہ ہی کے لیے ہے ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اس سے مغفرت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان اور توکل رکھتے ہیں اور ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفس کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی برائی سے۔ جس کو اللہ ہدایت دے دیتا ہے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کے لیے پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا

(۱) سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب خطبة النکاح

(۲) صحیح مسلم، کتاب الجمعة باب تخفيف الصلاة و الخطبة

(۳) سنن النسائی، کتاب صلاة العبدین، باب کیف الخطبة

ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اس کے بعد حقیقت یہ ہے کہ سب سے اچھی بات یا کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین ہدایت وہ جو محمد رسول اللہ ﷺ نے دی ہے اور سب سے بُرے معاملات وہ ہیں جو نئے ایجاد کر لیے جائیں اور ہر نیا معاملہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی انسان کو جہنم میں لے جانے والی ہے اس کے بعد میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے اور ابتدا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔ ”قسم ہے تیزی سے گزرنے والے زمانے کی بے شک تمام انسان نقصان میں ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے آپس میں حق بات کی وصیت کی اور آپس میں صبر کی وصیت کی“۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے میرے لیے بھی اور تمہارے لیے بھی ان آیات اور پُر حکمت ذکر کو۔ بیشک وہ بہت بلند ذات ہے، بہت نخی ہے، بہت معزز ہے، بادشاہ ہے، نیک سلوک کرنے والا بہت شفقت اور رحم کرنے والا ہے۔“

خطبہ ثانی۔ جمعۃ المبارک و عیدین

11- الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ كَفَى وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝ (قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَ أَكْثَرُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَ أَقْضَى هُمْ عَلَيَّ) (۱) رَضِيَ اللَّهُ

(۱) سنن ابن ماجہ الكتاب فی الایمان و فضائل الصحابة باب فضائل زید ابن ثابت

تَعَالَى عَنْهُمْ وَ أَرْضَاهُمْ أَجْمَعِينَ۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ (۱)..... رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اللَّهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاحِدًا مِّنْ خَدَلٍ دِينَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ..... عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ اتَّقُوا اللَّهَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ وَ يُنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبُغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ اذْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَكَذِكُرِ اللَّهُ تَعَالَى أُولَى وَ أَعْلَى وَ أَكْبَرُ وَ أَكْبَرُ

”سارا شکر اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کا شکر کافی ہے۔ رحمت اور سلامتی ہے ان بندوں کے لیے جن کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا اس کے بعد میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو مہربان ہے اور رحم کرنے والا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی اکرم ﷺ پر اے ایمان والو تم بھی رحمت اور سلامتی کی دعا کیا کرو۔ اے اللہ تو رحمت فرما محمد ﷺ اور ان سے نسبت رکھنے والوں پر جیسے تو نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو ستودہ صفات اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تو برکت عطا فرما نبی اکرم ﷺ اور ان کی آل پر جیسے تو نے برکت عطا فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو ہی ہے خویوں والا اور بزرگی والا۔ فرمایا نبی اکرم ﷺ نے ”سب سے زیادہ رحیم میری امت میں سے حضرت ابو بکرؓ ہیں اور دین میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمرؓ ہیں سب سے زیادہ حیا والے عثمانؓ ہیں اور سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے حضرت علیؓ ہیں“۔ اللہ ان سب سے راضی ہو جائے اور ان سب کو راضی کر لے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ”اس شخص

(۱) شعب الایمان باب الایفا بالعقود

کا کوئی ایمان نہیں جس میں امانت داری نہیں ہے اور اس کا کوئی دین نہیں جس میں عہد کی پاسداری نہیں۔“ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی سنوار دے اور بچا آگ کے عذاب سے۔ اے اللہ تو مدد فرما ہر اس شخص کی جو مدد کر رہا ہے محمد ﷺ کے دین کی اور ہمیں بھی ان میں شامل فرما اور تو ذلیل کر دے اس کو جو محمد ﷺ کے دین کو رسوا کر رہا ہے اور ہمیں ان سے بچا۔ اے اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اللہ سے ڈرو۔“ بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں عدل اور احسان اور قربت داروں کے حقوق ادا کرنے کا اور منع کرتے ہیں بے حیائی، منکرات اور سرکشی سے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔“ تم اللہ کو یاد رکھو اللہ تمہیں یاد رکھے گا اور اس کو پکارو وہ تمہاری دعائیں قبول فرمائے گا اور اللہ کی یاد ہی برتر ہے اولیٰ ہے، اعلیٰ ہے، عظمت والی ہے، جلالت والی، سب سے اہم اور بڑی ہے۔“

خطبہ نکاح

خطبہ نکاح کی صورت میں یہ آیات اور احادیث پڑھ لیں

12- ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اأَعْلَنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ الدُّفُوفَ (۱) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ النِّكَاحُ

مِنْ سُنَّتِي (۱) وَقَالَ ﷺ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي (۲) بَارَكَ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَىٰ جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّ الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ ۝

”اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جیسے اس کا تقویٰ کا حق ہے اور دیکھو تمہیں موت نہ آنے پائے مگر اس حالت میں کہ تم اللہ کے فرمانبردار ہو۔“ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ”اے لوگو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اس کی نافرمانی چھوڑ دو جو تمہارا رب ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے ایک جان سے اور پھر اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں سے کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ اس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے نام کا واسطہ دیتے ہو اور رحمتی رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگرانی کر رہے ہیں۔“ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ”اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بات سیدھی کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے معاملات کی اصلاح کر دے گا اور تمہاری کوتاہیوں کو معاف کر دے گا اور جو کوئی اطاعت اختیار کرتا ہے اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی وہ تو بڑی کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔“ اور فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ اعلان عام کیا کرو اس نکاح کا اور اسے مسجدوں میں منعقد کیا کرو اور اس پر دَف بجایا کرو اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نکاح کرنا میرا طریقہ ہے۔ اور فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ جس کو میرا طریقہ پسند نہ ہو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے میرے لیے بھی اور تمہارے لیے بھی ان آیات اور پُر حکمت ذکر کو۔ بیشک وہ بہت بلند ذات ہے، بہت نخی ہے، بہت معزز ہے، بادشاہ ہے، نیک سلوک کرنے والا بہت شفقت اور رحم کرنے والا ہے۔“

(۱) سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجا فی فضال النکاح

(۲) صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح

خلافت کا تعارف

الْخِلَافَةُ نِبَايَةُ عَنْ صَاحِبِ الشَّرِيعَةِ فِي حِفْظِ الدِّينِ، وَسِيَاسَةِ الدُّنْيَا بِهِ تُسَمَّى خِلَافَةً وَإِمَامَةً، وَالْقَائِمُ بِهِ خَلِيفَةً وَإِمَامًا فَأَمَّا تَسْمِيَتُهُ إِمَامًا فَتَشْبِيهَا بِإِمَامِ الصَّلَاةِ فِي اتِّبَاعِهِ وَالْإِقْنَادِ بِهِ، وَلِهَذَا يُقَالُ: الْإِمَامَةُ الْكُبْرَى وَأَمَّا تَسْمِيَتُهُ خَلِيفَةً فَلِكُونِهِ يَخْلُفُ النَّبِيَّ فِي أَمَّتِهِ، فَيَقَالُ: خَلِيفَةُ بِإِطْلَاقٍ، وَخَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَاخْتِلَفَ فِي تَسْمِيَتِهِ خَلِيفَةُ اللَّهِ فَأَجَارَهُ بَعْضُهُمْ إِقْبَاسًا مِّنَ الْخِلَافَةِ الْعَامَةِ الَّتِي لِلدَّائِمِينَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى [إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً] وَقَوْلِهِ [جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ] وَمَنَعَ الْجُمْهُورُ مِنْهُ، لِأَنَّ مَعْنَى الْآيَةِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثُمَّ إِنَّ نَصَبَ الْإِمَامِ وَاجِبٌ قَدْ عُرِفَ وَجُوبُهُ فِي الشَّرْعِ بِاجْتِمَاعِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، لِأَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ وَقَاتِهِ بَادَرُوا إِلَى بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَتَسْلِيمِ النَّظَرِ إِلَيْهِ فِي أُمُورِهِمْ وَكَذَلِكَ فِي كُلِّ عَصْرٍ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَلَمْ تَتْرُكِ النَّاسُ قَوْصِي فِي عَصْرِ مِنَ الْأَعْصَارِ وَاسْتَفَرَّ ذَلِكَ إِجْمَاعًا دَالًّا عَلَى وَجُوبِ نَصَبِ الْإِمَامِ-

(مقدمة ابن خلدون، الفصل السادس والعشرون، في اختلاف الأمة في

حكم هذا المنصب وشروطه، ص 97)

”خلافت دین کی حفاظت کے لیے اور دنیا کی سیاست کے لیے صاحب شریعت کی جانشینی ہے لہذا اس جانشینی اور نیابت کو خلافت اور امامت کہا جاتا ہے اور جو شخص اس کا انتظام کرتا ہے اسے خلیفہ اور امام کہتے ہیں۔ خلیفہ کو امام اس لیے کہا جاتا ہے کہ اسے امام نماز کے مشابہ قرار دیا گیا ہے کہ جیسے مقتدی کو اپنے امام کی پیروی کرنا لازم

ہے اسی طرح تمام رعایا کو اپنے خلیفہ کی پیروی کرنا لازم ہے۔ اس لیے خلافت کو امامت کبریٰ بھی کہا جاتا ہے اور خلیفہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ امت میں پیغمبر کی جانشینی کے فرائض انجام دیتا ہے۔ خلیفہ کو کبھی خلیفہ رسول ﷺ کہتے ہیں اور کبھی صرف خلیفہ اضافت کے بغیر ہی کہا جاتا ہے۔ خلیفہ کو خلیفہ اللہ کہنے میں اختلاف ہے بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے کیونکہ قرآن پاک میں انسان کے لیے خلافت عامہ ثابت ہے: ﴿إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾ (البقرة: 30) ”میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں“۔ ﴿جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ﴾ (الانعام: 165) ”اللہ تعالیٰ نے تم کو زمین میں نائب بنایا ہے“۔ لیکن جمہور خلیفہ اللہ کہنے سے منع کرتے ہیں کیونکہ آیتوں میں اصطلاحی خلیفہ مراد نہیں ہے۔ امام کا تقرر ضروری ہے اور شریعت میں اس کا وجوب صحابہؓ اور تابعینؓ کے اجماع سے ثابت ہے کیونکہ رحمت عالم ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد صحابہ کرامؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی بیعت خلافت کے ذریعے انہیں خلیفہ بنانے اور تمام انتظامات ان کے حوالے کرنے کا فی الفور اہتمام کیا تھا۔ پھر آپ کے بعد ہر زمانے میں ایسا ہی ہوتا رہا اور لوگوں کو کسی زمانہ میں بھی مطلق العنان اور خلیفہ کے بغیر آزاد نہیں چھوڑا گیا اس اعتبار سے تقرر خلیفہ پر امت کا اجماع ہے۔

زوال خلافت راشدہ کے بعد کے ادوار اور دوبارہ احیائے خلافت کا بیان

13- عَنْ حَدِيثِهِ ^(۱) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونُ ثُمَّ يَرْفَعَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَا جِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونُ ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاَصًا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونُ ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ

(۱) بعض تقاریر و مضامین میں یہ روایت نعمان ابن بشیرؓ کی طرف سے نقل کی جاتی ہے۔ اصل میں نعمان نے

یہ حدیث حدیفہ سے سنی جیسا کہ مشکاة الصابیح (باب الإنذار و التحذیر، فصل الثالث) >>

اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيًّا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونُ ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَىٰ مِنْهَا جِ النَّبَوَّةِ ثُمَّ سَكَّتِ)) (مسند احمد، مسند الكوفيين باب، حديث نعمان ابن بشير)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (اے مسلمانو!) نبوت (یعنی میری ذات) تمہارے درمیان رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طریق پر ہی ہوگا پھر یہ دور بھی اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھالے گا۔ پھر کاٹ کھانے والی بادشاہت آجائے گی۔ یہ دور رہے گا جب تک اللہ چاہے گا پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھالے گا۔ اس کے بعد تم پرزبردستی حاکم مسلط ہو جائیں گے۔ (بیرونی حاکم آ کر تم پر حکومت کریں گے) پھر اللہ تعالیٰ اس دور کو بھی اٹھالے گا جب چاہے گا اور پھر خلافت کا دور آئے گا جو نبوت ہی کے طریق پر ہوگا۔ اس کے بعد آپؐ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

اسلام کا غلبہ عالمگیر ہوگا

14- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ ذَوِي لِي الْأَرْضِ فَرَأَيْتَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَىٰ لِي مِنْهَا))

(صحیح مسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعة باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض)
حضرت ثوبانؓ راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا یعنی اکٹھی کر دیا۔ پس میں نے اس کے تمام مشرق و مغرب دیکھ لیے اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جو میرے لیے لپیٹی گئی۔

<< میں مختصر اور مسند احمد، دلائل النبوة للبيهقي، مجمع الزوائد اور مسند البزار وغیرہ میں تفصیلاً نقل ہوا ہے۔ لہذا مختصر سند یعنی راوی اول کے نام کے ساتھ بیان کرنے کی صورت میں عَنْ حَدِيثِهِ سے بیان کرنا چاہیے جیسا کہ ابن رجب الحنبلی نے جامع العلوم میں نقل کیا ہے۔

اسلام کا عالمی غلبہ ہمہ گیر ہوگا

15- عَنِ الْمُقَدَّادِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَتَّقِي عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بَعْدَ عَزِيزٍ أَوْ ذَلٍّ ذَلِيلٍ إِمَّا يُعَزِّهُمُ اللَّهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا (وَفِي رَوَايَةٍ فَيَهْدِيهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ) أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَذِلُّونَ لَهَا فَيُؤَدُّوُ الْجِزْيَةَ (قُلْتُ فَيَكُونُ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ)))

(مسند احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی حدیث المقداد ابن الاسود، مسند الشاميين لطبراني، مسند عبدالرحمن بن يزيد حدیث ابن جابر مرقاة المفاتيح و مرعاة المفاتيح)

حضرت مقدادؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ روئے زمین پر نہ کوئی اینٹ گارے کا بنا ہوا گھر رہ جائے گا اور نہ اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا خیمہ جس میں اللہ کلمہ اسلام کو داخل نہ کر دے خواہ کسی سعادت مند کو عزت دے کر اور خواہ کسی بد بخت کی مغلوبیت کے ذریعے یعنی یا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو (اسلام کی بدولت) عزت عطا فرمادے گا (ایک روایت میں ہے کہ پس اللہ انہیں اسلام کی ہدایت دے گا) یا (حالت کفر پر برقرار رہنے کی صورت میں) انہیں مغلوب فرمادے گا اور وہ اس کے تابع اور محکوم بن کر رہیں گے پس وہ جزیہ ادا کریں گے۔ (حضرت مقدادؓ فرماتے ہیں کہ اس پر میں نے (دل میں) کہا پھر تو واقعۃً دین کل کا کل اللہ ہی کے لیے ہو جائے گا۔)

16- عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا يَتْرُكُ اللَّهُ بَيْتَ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ هَذَا الدِّينَ، بَعْدَ عَزِيزٍ أَوْ بَدَلٍ ذَلِيلٍ، عَزًّا يُعِزُّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ، وَذَلًّا يُذِلُّ اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ وَكَانَ تَمِيمُ الدَّارِيُّ، يَقُولُ: قَدْ عَرَفْتُ ذَلِكَ فِي أَهْلِ

بَيْتِي، لَقَدْ أَصَابَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ الْخَيْرُ وَالشَّرَفُ وَالْعِزُّ، وَلَقَدْ أَصَابَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ كَافِرًا الدَّلُّ وَالصَّغَارُ وَالْجِزْيَةُ))

(مسند أحمد، مسند الشاميين، حديث تميم الداری)

”سیدنا تمیم داریؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ امر یعنی (دین) وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک دن اور رات کا یہ سلسلہ پھیلا ہوا ہے اور اللہ نہ تو اینٹ گارے کے بنے کسی گھر اور نہ ہی اونٹ کے بالوں سے بنے کسی خیمے کو چھوڑے گا مگر یہ کہ اس میں اس دین کو داخل کرے گا۔ کسی عزت والے کو عزت دے کر یا کسی ذلیل کی ذلت کے ذریعے، عزت ایسی کہ جس کے ذریعے اللہ اسلام کو عزت دے گا اور ذلت ایسی کہ جس کے ذریعے اللہ کفر کو ذلیل کرے گا۔ سیدنا تمیم داریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ معاملہ اپنے خاندان (یعنی اہل کتاب) میں دیکھ لیا جس نے اسلام قبول کر لیا اسے تو عزت و بزرگی اور دولت ملی اور جوان میں سے کافر رہا اسے ذلت ملی اور اسے (اسلامی حکومت کے آگے) سرنگوں ہو کر جزیہ دینا پڑا۔“

فائدہ: ان روایات سے ایک بات تو یہ معلوم ہو رہی ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ تمام روئے ارضی پر ہوگا۔ دوسری اہم بات یہ معلوم ہو رہی ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ نظری و فکری یعنی عقیدے کی سطح پر بھی ہوگا کہ ایک بڑی تعداد مسلمان ہو جائے گی اس کے ساتھ، اسلام کو سیاسی غلبہ و تسلط بھی حاصل ہوگا اور ایک ایسی اسلامی حکومت یعنی خلافت قائم ہوگی کہ وہ اسلام کے ماننے والوں پر دین نافذ کرے گی اور کافروں پر جزیے کا نظام رائج کرے گی۔ اس سے بعض جدید دانشوروں کا یہ خیال بھی باطل ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا عالم گیر غلبہ صرف نظری و فکری اور روحانی ہوگا اور سیاسی غلبے سے اسے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ راوی حدیث سیدنا تمیم داریؓ نے ”جزیے“ کا ذکر کر کے اسلام کے سیاسی غلبہ ہی کی طرف اشارہ فرمایا ہے کیونکہ جزیہ سیاسی نظام کا حصہ ہے۔ طبرانی کی روایت کے مطابق خود نبی اکرمؐ نے بھی ذلت کی وضاحت جزیے کے ساتھ کی ہے۔ پس اسلام میں عالمی غلبہ فکری و روحانی کے ساتھ ساتھ سیاسی بھی ہوگا۔

دور مغلوبیت میں خوشخبری کا مستحق گروہ

17- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ))

(صحیح مسلم، کتاب الایمان باب بیان ان الاسلام بدا غریبا)

”سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی ابتدا ہوئی تھی تو وہ اجنبی تھا اور غنقریب وہ ایسے ہی اجنبی بن جائے گا جیسا شروع ہوا تھا پس اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔“

فائدہ: غریبا سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام کی مغلوبیت کے دور میں بھی اس سے جڑے رہیں۔ ذاتی عمل و تقویٰ کے ساتھ ساتھ اجتماعی فرائض دعوت و اقامت کی ادائیگی میں مصروف رہیں۔ ان لوگوں کو طوبیٰ کی خبر دی گئی ہے۔ طوبیٰ کا معنی خوشی، آنکھوں کی ٹھنڈک، ہر اچھی چیز، رشک، ہمیشہ کی بہتری ہے۔ نیز جنت کے ایک خاص مقام کا نام بھی طوبیٰ ہے۔ حدیث میں آنے والے لفظ طوبیٰ میں یہ تمام چیزیں شامل ہیں۔ گویا غربت اسلام کے دور میں اسلام کے پیروکاروں کو یہ تمام چیزیں عطا کی جائیں گی۔

خوشخبری پانے والے غریبا کے چند نمایاں اوصاف

18- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ، قَالَ: قِيلَ: وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: النَّزَاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ^(۱) (الَّذِينَ يُضِلُّحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي)^(۲)

(۱) سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب بدا الاسلام غریبا۔ سنن الدارمی، مسند احمد عن

عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما

(۲) سنن الترمذی ابواب الایمان باب ماجاء ان الاسلام بدا غریبا و سيعود غریبا، عن

عمر بن عوف

وفی رواية (الَّذِينَ يُحْيُونَ سُنتِي وَيُعَلِّمُونَهَا عِبَادَ اللَّهِ) ^(۱) وفی رواية (الَّذِينَ يَصْلُحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ) ^(۲) وفی رواية (نَاسٌ صَالِحُونَ قَلِيلٌ فِي نَاسٍ سَوْءٍ كَثِيرٍ، مَنْ يُعْصِيهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيعُهُمْ) ^(۳)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے شک اسلام شروع ہوا تھا تو اجنبی تھا اور پھر عنقریب اجنبی ہو جائے گا پس خوشخبری ہے ایسے غرباء کے لیے جو اسلام کی وجہ سے اجنبی ہو جائیں۔ پوچھا گیا غرباء کون ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا اپنے قبیلوں سے الگ ہو جانے والے، جو میری سنت میں میرے بعد لوگوں کے پیدا کردہ بگاڑ کی اصلاح کریں گے، جو میری سنت کو زندہ کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں گے، جو لوگوں میں فساد پھیل جانے پر بھی نیکی پر قائم رہیں گے۔ برے لوگوں کی کثیر تعداد کے مقابلے میں یہ قلیل العدد ہوں گے، ان کی بات ماننے والے تھوڑے اور نہ ماننے والے کثیر تعداد میں ہوں گے۔

آزمائشِ راہِ حق کا لازمہ ہے

19- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ۞ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ يُجَرِّبُ عَلَيْكُمْ بِالْبَلَاءِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِ كَمَا يُجَرِّبُ أَحَدُكُمْ ذَهَبَهُ بِالنَّارِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْبَرِيزِ فَذَلِكَ الَّذِي نَجَاهُ اللَّهُ مِنَ السَّيِّئَاتِ (وعند الطبرانی

(۱) محمد بن سلامة القضاعی (المتوفی 454: هـ) فی مسند الشہاب، ان الدین بدا غریبا و سيعود غریبا کما بدا، عن عمرو بن عوف، حافظ ابن عبدالبر (المتوفی 463: هـ) فی جامع بیان العلم و فضلہ

(۲) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ 3/267/1273 بحوالہ السنن الواردة فی الفتن لا بی عمرو الدانی

(۳) مسند احمد مسند المکثرین من الصحابة مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ابو بکر الآجری فی 'الغرباء' و عبداللہ ابن مبارک فی کتابہ الزہد، سلسلہ احادیث الصحیحہ برقم ۱۶۱۹

فَذَلِكَ الَّذِي حَمَاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الشُّبُهَاتِ) وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ دُونَ ذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي يَشُكُّ بَعْضُ الشَّكِّ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْأَسْوَدِ فَذَلِكَ الَّذِي قَدْ أُفْتِنَ))

(مستدرک حاکم، کتاب الرقاق (4/350/7878) شعب الایمان باب الصبر فی المصائب فصل فی ذکر ما فی الایمان والامراض)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یقیناً اللہ تعالیٰ مصیبتوں سے تمہاری آزمائش کریں گے حالانکہ اسے خوب معلوم ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے سونے کو آگ پر تپا کر پرکھتا ہے تو تم میں سے کچھ تو خالص سونے کی طرح نکلیں گے یہ لوگ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچایا ہے اور کچھ لوگ کم تر سونے کی طرح نکلیں گے یہ وہ ہیں جو کچھ شک میں پڑ گئے اور کچھ لوگ ایسے نکلیں گے جیسے کالا سونا (وہ سونا جس کے ساتھ گند ملا ہوا ہو) یہ وہ لوگ ہوں گے جو فتنوں میں پڑ گئے ہوں گے۔“

فائدہ: دنیا میں مومنوں پر جو آزمائش آتی ہے وہ ضروری نہیں ہے کہ کسی کوتاہی یا نافرمانی ہی کی وجہ سے ہو بلکہ فرمایا جا رہا ہے کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آزمائش سے اس لیے گزارتے ہیں کہ ان کی استقامت کی پرکھ ہو جائے اور اس کے ذریعے کھوٹے کھرے کی پہچان ہو جائے۔ دوسرے ان آزمائشوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے گناہوں کو اس دنیا ہی میں دھو دینا چاہتے ہیں تاکہ آخرت میں وہ عذاب سے بچ جائیں۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ امتحان اُسی کا لیا جاتا ہے جو واقعی امتحان دینے کے قابل ہوتا ہے کہ اسے اگلے درجے میں ترقی دی جائے اور اگر امتحان نہ ہو تو درجات کی بلندی بھی نصیب نہیں ہوتی۔ لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں کھوٹ ہوتی ہے وہ ان آزمائشوں کے وقت گھبرا کر ثابت قدم نہیں رہتے اور یہ آزمائشیں ان کی محرومی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ یہ ان کے لیے ہوتا ہے جو کنارے کنارے رہ کر اللہ کی بندگی کرنے والے ہوتے ہیں، وہ آزمائشوں میں تو مطمئن ہوتے ہیں لیکن ذرا آنچ آئے تو پھسل جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا و

آخرت کا خسارہ پالیتے ہیں۔ بندہ مومن کو ثابت قدم رکھنے والا اس کا یہ یقین ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی وارد ہو رہا ہے وہ میرے مالک کے اذن سے ہے، اور میرا مالک اگر ابتلاء ہی چاہتا ہے تو مجھے تو اس کی خوشنودی مطلوب ہے اور پھر وہی تو ہے جو اس آزمائش سے نکالنے والا ہے۔ اس کا تو حال یہ ہونا چاہیے۔

رضائے حق پہ راضی رہ یہ حرفِ آرزو کیسا!

خدا خالق، خدا مالک، خدا کا حکم، تو کیسا؟

20- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَذْكُرْ مُصِيبَةَ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَإِنَّهُمْ أَعْظَمُ الْمَصَائِبِ))

(شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب فصل الخامس)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اے مسلمانو! اگر (اللہ کی راہ) میں تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو میری مصیبت کو یاد کر لینا کیونکہ میری مصیبتیں بہت بڑی ہیں۔“

امت مسلمہ کے لیے دہرا اجر

21- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا بَقَاءُكُمْ فِيَمَا سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَةِ التَّوْرَةُ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى إِذَا اسْتَنْصَفَ النَّهَارَ عَجَزُوا فَاغْطَوْا فَيَرَا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ فَاغْطَوْا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاغْطَيْنَا قِرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِرَاطَيْنِ قِرَاطَيْنِ وَ أَعْطَيْنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَ نَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ أَعْمَالًا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ هُوَ فَضْلِي أُوتِيَ

(مَنْ أَشَاءُ))

(صحیح بخاری، کتاب مواقیات الصلوة باب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سابقہ امتوں اور تمہاری امت کے درمیان نسبت و تناسب یہ ہے جیسے عصر سے لے کر مغرب تک۔ اہل توراۃ کو توراۃ عطا ہوئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ نصف النہار پر آ کر وہ عاجز ہو گئے۔ لہذا ان کا اجر ایک قیراط ٹھہرا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی انہوں نے اس پر عصر کی نماز تک عمل کیا۔ ان کو بھی قیراط اجر دیا گیا پھر امت محمدیہ ﷺ کی باری آئی اور انہیں قرآن عطا کیا گیا اس نے غروب آفتاب تک کام کیا ان کو دو قیراط اجر دیا گیا۔ یہ دیکھ کر اہل توراۃ و انجیل نے کہا اے اللہ ہمیں ایک ایک قیراط اور ان کو دو قیراط اجر دیا گیا ہے جب کہ عمل ہم نے زیادہ کیا ہے۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے کیا میں نے تمہارے اجر میں کچھ کمی کی ہے؟ وہ کہیں گے کہ نہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائی گے یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔“

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

22- عَنْ عَرَسِ الْكِنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا عَمَلْتَ الْخَطِيئَةَ فِي الْأَرْضِ كَانَ مِنْ شَهِيدِهَا فَانْكُرْهَا كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا رَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا))

(سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم باب الامر والنہی)

”حضرت عرس الکندیؒ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب زمین پر کسی جگہ برائی ہو رہی ہو تو جو شخص وہاں موجود ہے اور اسے بُرا سمجھتا ہے تو ایسے ہے جیسے وہاں موجود نہ ہو اور جو وہاں موجود نہیں ہے لیکن اس برائی پر راضی ہے وہ گویا ایسے ہے جیسے وہاں موجود ہو۔“

23- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا عَظَمْتَ أُمَّتِي الدُّنْيَا نَزَعْتُ فِيهَا هَيْبَةَ الْإِسْلَامِ وَإِذَا تَرَكَتِ الْأُمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْ عَنِ الْمُنْكَرِ حَرَمْتَ بَرَكَةَ الْوَحْيِ وَإِذَا تَسَابَتْ أُمَّتِي سَقَطَتْ مِنْ عَيْنِ اللَّهِ))

(نوادير الاصول في احاديث الرسول لحكيم الترمذی، الاصل الثالث والسبعون والمائة في قدر تعظيم الدنيا والمداهنة ووزر السيئات)

”حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میری امت دنیا کی قدر بڑھالے گی تو اس سے اسلام کی ہیبت چھین لی جائے گی اور جب امت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑے دے گی تو وحی کی برکت سے محروم ہو جائے گی اور جب امت آپس میں ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دے گی تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گی۔“

24- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاءُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ

وَأَكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مَتَكِنًا فَقَالَ لَا وَاللَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطُرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلْتَقْصُرْ نَفْسُهُمْ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لِيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لِيَلْعَنُكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ)) (سنن الترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب بنی اسرائیل گناہوں میں ملوث ہو گئے تو ان کے علماء نے ان کو روکا لیکن وہ باز نہ آئے اور (اس کے باوجود) انہوں نے ان کی ہم نشینی اور باہم کھانا پینا جاری رکھا تو اللہ نے ان کے دل باہم خلط ملط کر دیے اور پھر ان پر لعنت فرمائی حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی اور یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی روش اختیار کی اور وہ حدود سے آگے بڑھ جاتے تھے اس کے بعد حضور ﷺ بیٹھ گئے حالانکہ آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور فرمایا نہیں، اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک تم ان کو حق کی جانب موڑ نہ دو گے اور ان کو اس پر قائم نہ رکھو گے یا پھر اللہ تمہارے دل بھی ایک دوسرے کی مانند کر دیں گے اور تم پر بھی لعنت فرمائیں گے جیسی ان پر کی۔“

25- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَرَكِيلَهُ وَشَرِيئَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ، ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ)) ثُمَّ قَالَ: «لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا

يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝
تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَقُولُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ
أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ
فُسِقُونَ ۝ ثُمَّ قَالَ ((كَلَّا وَاللَّهِ لَنَأْمُرَنَّهُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَنَنْهَوَنَّهُ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَلَنَأْخُذَنَّ عَلَىٰ يَدِ الظَّالِمِ وَلَنُطِيطَنَّ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَنَقْصُرَنَّهُ
عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضُرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبٍ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ثُمَّ
لَيَلْعَنَكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ)) (سنن ابی داود، الملاحم، باب الامر والنهي)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بنی اسرائیل میں سب سے پہلے جو نقص پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ ان میں سے ایک شخص دوسرے شخص سے ملاقات کرتا تھا تو یہ کہتا تھا اے فلاں، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اور جو تم کر رہے ہو اس کو چھوڑ دو، اس لیے کہ یہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے۔ پھر اس کی اسی شخص سے اگلے روز دوبارہ ملاقات ہوتی تھی اور وہ اپنے سابقہ حال پر قائم ہوتا تھا لیکن یہ چیز مانع نہیں ہوتی تھی اُس (پہلے شخص) کے راستے میں کہ وہ اس کا ہم نوالہ وہم پیالہ اور ہم نشین بنے۔ جب انہوں نے یہ روش اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو آپس میں مشابہ کر دیا، اس کے بعد حضور ﷺ نے (سورۃ المائدہ کی یہ آیات تلاوت کیں) (ترجمہ) ”لعنت کی گئی ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں سے حضرت عیسیٰ اور حضرت داؤد کی زبان سے (یہ لعنت کیوں ملی؟) اس لیے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے گزرتے تھے۔ وہ روکتے نہیں تھے اس برائی سے جو کہ لوگ کر رہے تھے، یقیناً برا فعل ہے جو کہ وہ کر رہے تھے۔ اور تم دیکھو گے ان کی اکثریت کو یہ دوستیاں کرتے ہیں ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا (مشرکین) یقیناً برا ہے جو بھی ان کے ہاتھوں نے بھیجا اپنی جانوں کے لیے کہ ان کی اس حرکت کی وجہ

سے اللہ تبارک و تعالیٰ غصے ہوا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اور اگر واقعاً یہ اللہ پر ایمان رکھتے اور اپنے نبیوں پر ایمان رکھتے اور جو بھی ان کے انبیاء پر نازل ہوا تو ان کھلے کافروں کو (پکے کافروں کو) یہ دوست نہ بناتے لیکن ان کی اکثریت فاسق و فاجر ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ فرمایا ”ہرگز نہیں، خدا کی قسم تمہیں لازماً نیکی کا حکم دینا ہوگا۔ اور تمہیں لازماً بدی سے روکنا ہوگا۔ اور تمہیں لازماً ظالم کے ہاتھ کو قوت کے ساتھ پکڑ لینا ہوگا۔ اور تمہیں اس کو لازماً حق کی طرف جبراً موڑنا ہوگا۔ اور اسے حق کے اوپر قائم رکھنا ہوگا۔ ورنہ اللہ تمہارے دلوں کو بھی باہم خلط ملط کر دے گا پھر تم پر اسی طرح لعنت کر دے گا جیسے بنی اسرائیل پر لعنت کی تھی۔“

جہاد فی سبیل اللہ

26- عَنْ أَنَسٍ ۞ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ ((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَالْأَسْتَكْمُ)) (رواه احمد والنسائی و ابو داؤد)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مشرکین سے اپنے مال و جان اور زبانوں سے جہاد کرو“۔

فائدہ: اصطلاح شریعت میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہر محنت کو جہاد کہا جاتا ہے خواہ وہ محنت زبان سے ہو، قلم سے ہو یا تلوار سے ہو لہذا جہاد صرف جہاد بالسیف یا قتال فی سبیل اللہ کا نام نہیں بلکہ یہ ایک عام لفظ ہے جس میں قتال فی سبیل اللہ بھی شامل ہے (اور مندرجہ بالا مختلف سمیت) اس کے دوسرے افراد بھی شامل ہیں۔

(انعام الباری شرح بخاری از مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ۔ جلد نمبر 7 صفحہ 463)

قتال فی سبیل اللہ کی عظمت

27- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞ قَالَ ((جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَحَدُهُ قَالَ تَسْتَطِيعُ إِذْ خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتَرَّ وَتَصُومَ وَلَا تَفْطُرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ))

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیّر، باب فضل الجہاد والسیر)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ”آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی آیا اور عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو جہاد کے برابر ہو (یعنی اس کا بدل بن سکے) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو مسجد میں داخل ہو جائے اور قیام کی حالت میں رہے اور اس میں وقفہ نہ کرے اور تو روزہ رکھے اور افطار نہ کرے۔ اس آدمی نے کہا اس کی کون استطاعت رکھتا ہے“۔

28- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ۞ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ۞ يَقُولُ ((عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

(سنن ترمذی فضائل الجہاد، باب ماجا فضل الحرس فی سبیل اللہ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو اور ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری ہو۔

الترام جماعت

29- عَنْ سَلَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ((قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ))

(مسند احمد، مسند الانصار، احاديث رجال من اصحاب النبي ﷺ)

حضرت سلام العیسیٰ (التابعی) ایک صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو وہ فرما رہے تھے اے لوگو جماعت کو لازم پکڑو اور تنہا رہنے سے بچو، اے لوگو جماعت کو لازم پکڑو اور تنہا رہنے سے بچو، اے لوگو جماعت کو لازم پکڑو اور تنہا رہنے سے بچو۔

30- عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَاهُ بِحُبُوحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمُوا الْجَمَاعَةَ مِنْ سِرَّتِهِ حَسَنَتُهُ وَسَاتِهِ سَيِّئَتُهُ قَدْ لَكَ الْمُؤْمِنُ))

(سنن الترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی لزوم الجماعة)

”حضرت عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے جماعتی زندگی کو اختیار کرنا اور بچو علیحدگی سے کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو (یعنی جماعت) سے دور ہوتا ہے جسے جنت کی آسائش نظر آتی ہو وہ جماعت سے جڑا رہے۔ جس شخص کو اپنی نیکی خوش کرے اور برائی ہو جانے پر اسے برا لگے تو وہ مومن ہے۔“

فائدہ: اسلام چونکہ دین ہے اور دین وہی ہوتا ہے جو غالب اور نافذ ہو اور وہ اس صورت میں ممکن ہے جب مسلمان جماعت کی صورت میں متحد ہوں اور دین کے مطابق جماعتی

زندگی گزار رہے ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے موقع پر جماعتی زندگی کی یہی اہمیت تھی جس کے تحت سقیفہ بنی ساعدہ میں اجتماع شروع ہوا اور اس کے پیش نظر مسلمانوں نے اپنا امیر منتخب کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی جہیز و تدفین کی۔ بعد میں یہ صورت جاری رہی کہ مسلمانوں میں اختلافات کے باوجود ایک جماعتی زندگی جاری رہی اور اسلام کا نظام نافذ رہا یہاں تک کہ انیسویں صدی کے شروع میں مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا اور مسلمانوں کی مملکتیں غیر مسلموں کے قبضے میں آ گئیں۔ آزادی کے بعد بھی اکثر ملکوں میں اسلامی نظام نافذ نہیں ہے گویا مسلمانوں نے دین کے ایک بڑے حصے سے عملاً علیحدگی اختیار کر رکھی ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ پھر مسلمانوں کو یاد دلایا جائے کہ وہ جماعتی زندگی اختیار کریں اور باہم مل کر جدوجہد کریں کہ جس کے نتیجے میں زندگی کے تمام گوشوں میں اللہ کی کبریائی نافذ ہو سکے، اور اس جرم عظیم کا ازالہ ہو سکے جس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور ذلت و نکبت کا شکار ہیں۔

31- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذَنْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ))

(مسند احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل)

سیدنا معاذ ابن جبلؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”تحقیق شیطان انسانوں کا بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کے ساتھ بھیڑیا لگا ہوتا ہے جو پکڑ لیتا ہے ریوڑ سے دور کی بکری کو اور بھاگنے والی کو اور کنارے رہنے والی کو۔ لہذا تم بچو پہاڑوں کے دروں سے اور تم پر لازم ہے جماعت کے ساتھ رہنا اور عام الناس کا ساتھ دینا۔“

32- عَنْ عُمَرَ قَالَ ((لَا إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَلَا جَمَاعَةٌ إِلَّا بِإِمَارَةٍ وَلَا إِطَاعَةٍ)) (سنن دارمی)

”حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسلام بغیر جماعت کے نہیں ہے اور جماعت بغیر امیر کے نہیں ہے اور امارت بغیر اطاعت کے نہیں ہے۔“

33- عَنْ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ أَمَرَنِي بِهِنَّ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَيْدَ شَيْءٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرَجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَاةِ جَهَنَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ))

(سنن الترمذی، ابواب الامثال، باب ماجا مثل الصلاة والصيام والصدقة مسند

احمد بن حنبل واللفظ له مسند الثامین حدیث الحارث الاشعری رقم 186)

”حضرت حارث الاشعری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ جماعت کا التزام، سماع و طاعت اور ہجرت و جہاد فی سبیل اللہ اور جان و جو کوئی جماعت سے علیحدہ ہوا ایک بالشت بھرتو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا قلابہ اتار پھینکا سوائے اس کے کہ واپس آ جائے اور جس کسی نے کوئی جہالت کی پکار لگائی تو وہ جہنم کا ایندھن ہوگا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اور اگر وہ روزے رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو فرمایا اگرچہ وہ روزے رکھے نماز پڑھے اور اسے زعم ہو کہ وہ مسلمان ہے۔“

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مبعوث ہی اس لیے فرمایا کہ دین کو غالب کیا جائے اور اللہ کی کبریائی کو نافذ کیا جائے اور یہ اس صورت میں ممکن ہوا کہ مسلمانوں نے ایک ایسی مضبوط جماعت کی شکل اختیار کی جس میں اطاعت امیر کا اصول اہم ترین تھا اور اس جماعت کا نظم و ضبط اور ڈسپلن مثالی تھا اور پھر مسلمانوں نے ہجرت و جہاد کی منزلیں طے کیں۔ اللہ کا یہ دین اسی صورت میں ہی قائم رہ سکتا تھا کہ مسلمان متحد رہتے اور ایک

جماعت کی صورت میں زندگی گزارتے اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے اور اللہ کی اطاعت پر کاربند رہتے۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے ان باتوں کا تاکید حکم دیا۔ جب تک مسلمانوں نے ان باتوں کا التزام کیا اللہ کا دین غالب رہا لیکن جب جماعت بکھر گئی اور لوگوں نے اسلام کے علاوہ عصیتیں اجاگر کر کے طوائف الملوکی اختیار کر لی تو دین مغلوب ہو گیا اور مسلمان دوسروں کے ماتحت ہو گئے۔ اب اگر دوبارہ اسلام کا غلبہ مطلوب ہے تو پھر ان ہی باتوں پر عمل کرنا ہوگا اور دوبارہ نظام خلافت قائم کرنا ہوگا، جس کا عملی طریقہ یہی ہے کہ جماعتی زندگی اختیار کریں، نظم و ضبط اور جماعتی ڈسپلن کی پابندی کریں اور ہجرت و جہاد کے لیے کمر بستہ ہو جائیں۔

34- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ ((بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا نِمْ وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَفِي رَوَايَةٍ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ)) (متفق عليه)⁽¹⁾

”حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر کہ بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے تنگی میں بھی، آسانی میں بھی، خوشدلی سے بھی اور ناپسندیدگی میں بھی اگرچہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور اپنے صاحب امر سے جھگڑیں گے نہیں اور یہ کہ ہم حق بات کہیں گے جہاں کہیں ہوں گے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے (اور

(1) صحیح مسلم، کتاب الامر، باب وجوب طاعة الامراء في غير معصية و تحريمها في المعصية وصحيح البخاري، كتاب الفتن باب قول النبي ﷺ سترون بعدى امودا تنكرونها و كتاب الاحكام باب كيف يبايع الامام الناس واللولؤ والمرجان فيها اتفاق عليه الشيخان (2/246/1207)

ایک روایت میں ہے کہ جب تک تم کھلا کفر نہ دیکھو جس کے بارے میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس دلیل ہو۔

35- عَنْ ابْنِ عُمَرَ ۓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۓ ((اَسْمَعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)) (متفق علیہ) ^(۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”بات سننا اور پھر اس پر عمل کرنا ہر مسلم پر فرض ہے ہر معاملے میں خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند جب تک کہ اللہ کی معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔“

36- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ۓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ۓ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَبْتُ مُحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَدَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ))

(موطا امام مالک، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ)

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری محبت لازم ہوگئی ان کے لیے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور مل کر بیٹھتے ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کو جاتے ہیں اور ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں۔“

37- عَنْ أَبِي ذَرْدَاءٍ ۓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۓ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلَاةِ قَالَ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ))

(رواہ ابو داؤد و الترمذی)

(۱) (صحیح البخاری، کتاب الاحکام باب السمع و لطاعة الاعام عالم تکن معصیہ، صحیح مسلم، کتاب الامارة و جوب طاعة الامارة فی غیر معصیہ و تحريمها فی المعصية)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو آگاہ نہ کروں ایسی بات سے جو افضل ہے روزہ، صدقہ و نماز سے۔ وہ کہتے ہیں ہم نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا یا ہم صلح کروانا اور آپس میں فساد (ناراضگی) تو ہلاکت کرنے والی ہے۔

38- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۓ ((أَمْرُكُمْ بِثَلَاثٍ وَأَنْهَاكُمْ بِثَلَاثٍ أَمْرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَتَسْمَعُوا وَتَطِيعُوا لِمَنْ وَلَاَهُ اللَّهُ أَمْرُكُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ قِيلٍ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السَّوَالِ وَأَصَاعَةُ الْمَالِ))

(رواہ ابی ہریرہؓ الا صبهانی فی الحلیۃ الاولیاء)

”حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تین سے روکتا ہوں۔ (۱) میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ بندگی اللہ کی کرو اور اس میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور (۲) یہ کہ تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو سب کے سب مل کر اور تفرقہ میں نہ پڑو اور (۳) یہ کہ تم سنو اور مانو ہر اس والی کا حکم جس کو اللہ تعالیٰ تمہارا امیر بنادے اور میں تمہیں روکتا ہوں (۱) قیل وقال سے اور (۲) کثرت سوال سے اور (۳) مال کے ضائع کرنے سے۔“

فائدہ: نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کتنے جامع ہیں کہ مختلف پیرائے میں دین کے تقاضے مختصر الفاظ میں سامنے آ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور وہ اس طور پر کہ اس میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کیا جائے، یہی اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اگر پورا ہو جائے تو تمام حقوق کی ادائیگی پوری ہو جاتی ہے اور اصل میں باقی دو چیزیں اس حق کی ادائیگی کے لیے ضروری ہیں۔ قرآن مجید کو اگر سمجھ کر پڑھنے کا معمول بنالیا جائے تو وہ انسان کو ہر وقت یاد دلاتا رہتا ہے کہ تمہاری حیثیت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا تم پر کیا حق عائد ہوتا ہے۔ پھر اللہ کے دین کے غلبے کے لیے اگر کسی اجتماعیت میں انسان شامل ہو کر اس کے امیر کی ہدایت پر عمل پیرا ہو تو یہ

پابندی بھی اسے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی پابندی کا خوگر بنادیتی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں کا حکم فرمایا ہے۔ انہی احکامات سے غفلت انسان کو ان تین معاملات میں ملوث کرتی ہے جن سے روکا گیا ہے۔ انسانی نفس جب کسی معاملہ میں حکم کی بجا آوری سے کئی کتراتا ہے تو پھر مختلف سوالات اور قیل وقال کا سہارا لیتا ہے تا کہ معاملہ الجھ جائے اور عمل کی نوبت نہ آئے بلکہ مختلف بہانوں سے نفس کو تسلی ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اہل جہنم سے جب پوچھا جائے گا کہ کس پاداش میں تم یہاں تک پہنچے تو وہ باقی چیزوں کے ساتھ یہ اعتراف بھی کریں گے کہ ہم زیادہ وقت بس بحث و مباحثہ ہی میں ضائع کیا کرتے تھے۔ ﴿كُنَّا نَخُونُ مَعَ الْخَائِضِينَ﴾ (مدثر: 45) اور اس میں خاص کر اجتماعیت پر مختلف اعتراضات انسان کو مطمئن کر دیتے ہیں کہ اصل قصور دوسروں کا ہے، حالانکہ خود وہ کچھ بھی نہیں کر رہا ہوتا۔ مال کا ضیاع بھی یہی ہے کہ لہو و لعب اور بے مقصد محفلوں کے انعقاد پر مال خرچ کیا جائے اور حقوق کی ادائیگی پر خرچ کی نوبت نہ آئے۔ اسراف و تبذیر کے ذریعے انسان اپنی برتری کا اظہار کرتا ہے اور اس کے لیے مختلف تقریبات کا اہتمام کرتا ہے اور اصل حقائق سے دور ہو جاتا ہے ان چیزوں کو اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے باہم جوڑ دیا ہے کہ دونوں اطراف نظر رہے۔

امت کا آغاز زوال

39- عَنْ أَبِي دَرْدَاءٍ [ؓ] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَّلُ شَيْءٍ يَرْفَعُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْخُشُوعُ حَتَّى لَا تَرَى فِيهَا خَاشِعًا وَأَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةَ))

(صحيح الترغيب والترهيب كتاب الصلاة الترهيب من عدم اتمام الركوع

والسجود واقامة الصلابة بينها وما جاء في الخشوع وقال رواه الطبرانی في الكبير)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اس امت سے پہلی خیر جو اٹھالی جائے گی وہ خشیت الہی ہوگی یہاں تک کہ تم اس میں کوئی خشوع کرنے

والانہ پاؤ گے اور پہلی چیز جو اپنے دین میں سے تم گنواؤ گے وہ امانت ہوگی۔“
40- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةَ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ الصَّلَاةَ))

لاحديث المختارة لضياء الدين المقدسي (المتوفى: 643هـ) سلسلة الاحاديث الصحيحة، 4/319, 1739

سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم اپنے دین میں سے جو پہلی چیز گنواؤ گے وہ امانت ہوگی اور سب سے آخر میں جو چیز گنواؤ گے وہ نماز ہوگی۔“

41- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: ((أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةَ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ الصَّلَاةَ، وَسَيَصِلِي قَوْمٌ لَا دِينَ لَهُمْ)) وَفِي رَوَايَةٍ ((وَلَيُصَلِّيَنَّ قَوْمٌ لَا إِيْمَانَ لَهُمْ^(۱))) قَالَ ثَابِتٌ عَنْ ذَلِكَ: قَدْ يَكُونُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيُصَلِّي، وَإِنْ أَوْثَمَنَ عَلَى أَمَانَةٍ لَمْ يُودَّهَا^(۲)))

(شعب الایمان الخامس و الثلاثون من شعب الایمان وهو باب فی الامانات و مايجب من 7/214/4891 رجاله الثقات)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں تم اپنے دین میں سے سب سے پہلی جو چیز کھو دو گے وہ امانت ہوگی اور سب سے آخر میں جو چیز گنواؤ گے وہ نماز ہوگی اور ایک وقت آئے گا کہ کچھ لوگ نماز پڑھیں گے لیکن ان کا کوئی دین نہ ہوگا۔ ثابت البنانی (نے اس مضمون کی ایک مرفوع روایت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے۔ وہ) روایت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کبھی آدمی نماز بھی پڑھتا ہے اور روزے بھی رکھتا ہے

(۱) 9/153/8699 المعجم الكبير سليمان بن احمد، ابو القاسم الطبرانی (المتوفى: 360هـ)

مكتبة ابن تيمية- القاهرة

(۲) مكارم الاخلاق و معاليها و محمود طرائقها للخرايطي

لیکن اس کے پاس اگر امانت رکھوائی جائے تو اسے بحفاظت نہیں لوٹاتا۔
یہ تین روایات امت مسلمہ کے زوال پذیر ہونے کے بڑے اسباب واضح کرتی ہیں۔
ان کے مطابق ذاتی عبادت اور حقوق اللہ میں سب سے پہلے جو خامی لوگوں میں پیدا
ہوئی وہ نماز کی حقیقت یعنی خشوع و خضوع کا ختم ہو جانا۔ البتہ خشوع و خضوع سے خالی
نماز پڑھی جاتی رہے گی یہاں تک کہ بعد کے ادوار میں اکثر لوگ اس ظاہری نظمِ صلاۃ
کی پابندی بھی ترک کر دیں گے جیسے کہ موجودہ دور میں مسلمان امت کا حال ہے۔
تیسری روایت میں ان ظاہری نماز پڑھنے والوں کا بھی یہ حال بیان ہوا ہے کہ ان
کے اندر ایمان اور دین کی حقیقت و پاسداری موجود نہ ہوگی۔ اور انفرادی اور اجتماعی
امانتوں کی پاسداری ختم ہو جائے گی۔ یہ ذہن میں رہے کہ یہ امت کی اکثریت کا
بیان ہے نہ کہ کلیت کا۔

قرب قیامت کی چھوٹی نشانیاں

42- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونَ
الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ
بِالنَّارِ)) (وفی رواية وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَاخْتِرَاقِ السَّعْفَةِ الْخُوصَةِ)^(۱)

(سنن الترمذی ابواب الزهد باب ما جاء فی تقارب الزمان وقصر الأمل)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت
قائم نہیں ہوگی جب تک وقت جلدی جلدی نہ گزرے یہاں تک کہ سال ایسے
گزرے گا جیسے مہینہ، اور مہینہ ایسے گزرے گا جیسے ہفتہ، اور ہفتہ ایسے جیسے دن، اور
دن ایسے گھنٹہ، اور گھنٹہ ایسے گزرے گا جتنی دیر آگ کی چنگاری سلگتی رہے۔

فائدہ: امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ اس دور میں ہر چیز سے برکت اٹھ

(۱) مسند الإمام أحمد مسند المكثرين من الصحابة مسند أبي هريرة رضي الله عنه

جائے گی اور وقت کے معاملے میں بھی یہی ہوگا اور یہ قرب قیامت کی علامات میں سے
ہے۔

43- عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِنَّمَا قَالَ مِنْ
أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيُظْهَرَ
الزُّنَا، وَيَقْلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِلْحَمْسِينَ امْرَأَةً الْقِيمُ
الْوَاحِدُ)) (صحيح البخارى - كتاب المحاربين باب إثم الزُّنَا)

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
کو سنا آپ فرماتے تھے کہ ”قیامت کی علامتوں میں سے ہے یا یہ کہ قیامت قائم
نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی (یا غالب
آجائے گی) اور شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری پھیل جائے گی۔ مردوں کی
قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران صرف
ایک مرد ہوگا۔“

44- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ،
وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتُظْهَرُ الْفِتْنُ، وَفِي رَوَايَةٍ (وَتَكْثُرُ الزَّلَازِلُ) وَيَكْثُرُ
الْهَرَجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهُمَا قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ)) (صحيح البخارى،

كتاب الفتن، باب ظُهورِ الْفِتْنِ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (قیامت کا) زمانہ
قریب ہوتا جائے گا تو عمل کم ہوتا جائے گا، اور لالچ ڈال دیا جائے گا اور فتنے رونما
ہوں گے اور (ایک روایت میں ہے کہ زلزلے بکثرت ہوں گے) ہرج میں اضافہ
ہو جائے گا، صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہرج کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے
دوبار فرمایا قتل، قتل۔

45- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ

الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يُدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ))

(صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشرار الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دن آئے گا کہ قاتل کو پتا نہ ہوگا کہ وہ کس لیے قتل کر رہا ہے اور نہ مقتول کو پتا ہوگا کہ اسے کس وجہ سے قتل کیا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا ایسا کیسے ہوگا آپ نے فرمایا بکثرت خونریزی ہوگی قاتل و مقتول دونوں آگ میں ہوں گے۔

46- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ السَّاعَةِ الْهَرْجِ، قَالَ: فَقُلْنَا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: فَقَالَ: الْقَتْلُ، قَالَ: فَقُلْنَا: وَاللَّهِ إِنَّا لَنَقْتُلُ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا هُوَ بِقَتْلِكُمُ الْمُشْرِكِينَ، وَلَكِنَّهُ قَتْلُ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ، وَيَقْتُلَ أَخَاهُ، وَيَقْتُلَ عَمَّهُ، وَيَقْتُلَ ابْنَ عَمِّهِ) (۱) (وَإِذَا قَرَأْتِهِ) (۲) (وَأَبَاهُ) (۳) قَالَ: فَقُلْنَا: وَفِينَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَمَعَنَا عُقُولُنَا؟ قَالَ: وَفِيكُمْ كِتَابُ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنَّ مَعَكُمْ عُقُولَكُمْ غَيْرَ أَنَّهُ تَنْزَعُ عُقُولُ أَكْثَرِ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ، وَيَرَوْنَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ

(۱) مسند الإمام أحمد مسند الكوفيين حديث أبي موسى الأشعري

(۲) سنن ابن ماجه، كتاب الفتن باب التَّبَثُّ فِي الْفِتْنَةِ

(۳) (یہ الفاظ مسند ابویعلیٰ ہی کی ایک دوسری روایت کے ہیں)

وَلَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ، وَيَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ يَرَوْنَ أَنَّهُمْ فِي شَيْءٍ، وَلَيْسُوا فِي شَيْءٍ))

(مسند أبي يعلى، حديث أبي موسى الأشعري رقم الحديث 7234، 7247 دارالمأمون للتراث)

حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا قیامت کے قریب ہرج ہوگا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا قتل و غارتگری ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم تو اب بھی ایک سال میں ستر ہزار سے زائد مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ (۱) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ تمہارا مشرکوں کو قتل کرنا نہ ہوگا بلکہ تم (مسلمان) ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ (یہاں تک کہ آدمی اپنے پڑوسی، اپنے بھائی، اپنے چچا، اور اپنے چچا زاد اور اپنے باپ تک کو قتل کر دے گا) ہم نے عرض کیا باوجود اس کے کہ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان موجود ہوگی اور ہماری عقلیں بھی ہمارے ساتھ ہوں گی۔ آپ نے فرمایا تمہارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہوگی اور تم سمجھتے ہو گے کہ تمہاری عقلیں تمہارے ساتھ ہیں البتہ اس دور کے اکثر لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی۔ وہ لوگ خود کو کسی حقیقت پر سمجھتے ہوں گے لیکن وہ کسی چیز پر نہ ہوں گے۔ اور اس زمانے میں ہلکی عقل کے لوگ باقی رہ جائیں گے اور وہ سمجھتے ہوں گے کہ وہ کسی چیز میں ہیں لیکن وہ کسی چیز میں نہ ہوں گے۔

قتل مسلم کی سزا

47- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا تَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(۱) اس تعداد سے مراد معین عدد نہیں ہے بلکہ عربی زبان کے محاورے کے مطابق صرف کثرت مراد ہے

هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمُقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ))

(صحیح البخاری، کتاب الإیمان باب)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابلہ کریں، تو قاتل اور مقتول (دونوں) دوزخی ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ قاتل (کی نسبت جو آپ نے فرمایا اس کی وجہ تو ظاہر) ہے مگر مقتول کا کیا سبب (وہ کیوں دوزخ میں جائے گا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا (اس وجہ سے کہ) وہ بھی اپنے حریف کے قتل کا شائق تھا۔

افرا تفری کے دور میں بندہ مومن کا طرز عمل

50- عَنِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهٖ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ (وفی

رواية الْعَمَلُ فِي الْهَرْجِ) ⁽¹⁾ كَهَجْرَةٍ إِلَى))

(صحیح مسلم - کتاب الفتن وأشراط الساعة باب فضل العبادة فی الهرج)

سیدنا معقل بن یسار نبی اکرم ﷺ کی طرف سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہرج (دوران انتشار) میں اللہ کی عبادت کرنا (اور ایک روایت میں ہے کہ عمل کرنا) میری طرف ہجرت کے برابر ہے۔

اخلاقیات و متفرقات

49- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اتَدْرُونَ مِنَ الْمُفْلِسِ قَالُوا ۖ الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ۖ الْمُفْلِسُ مَنْ أُمِّي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَزَكَاتِهِ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُقْتَصُّ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ))

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة والادب باب تحريم الظلم وهذا اللفظ لترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ”اے صحابہ بتاؤ تو مفلس کون ہوتا ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس نہ روپیہ پیسہ ہو اور نہ ہی سامان زندگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اپنی نمازوں، روزوں اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان باندھا ہوگا۔ کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو ایذا پہنچائی ہوگی، مار پیٹا ہوگا۔ عدالت لگے گی اور اس کی نیکیوں میں سے یہ حصہ کسی کو دے دیا جائے گا ان میں سے جن پر ظلم کیا ہوگا پھر اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اس سے پہلے کہ جو ظلم کیا ہوگا اس کا بدلہ چکایا جاسکے تو دوسروں کی برائیوں میں سے لے کر اس پر لاد دی جائیں گی اور پھر اسے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

50- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْ

النَّاسِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ وَآتَى الْأَعْمَالَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ سُورُورٌ تَدُحِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا وَلَا أَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخِي فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ (يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ) شَهْرًا وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ وَلَوْ شَاءَ أَنْ يَمْضِيَهُ امْضَاهُ مَلَأَ اللَّهُ قَلْبَهُ رَجَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيهِ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى تَهَيَّأَ لَهُ اثْبَتَ اللَّهُ قَدَمَهُ يَوْمَ تَزُولُ الْأُقْدَامُ))⁽¹⁾

”حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے بتائیے کہ کون سا انسان سب سے زیادہ محبوب ہے اللہ کو اور کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان کو پہنچاؤ یا اس کی کوئی مصیبت دور کر دو یا اس کا قرضہ ادا کر دو یا اس کی بھوک مٹا دو اور مجھے اپنے کسی بھائی کی کسی ضرورت کے لیے اس کے ساتھ چلنا مسجد نبوی میں ایک مہینے کے اعتکاف سے زیادہ پسند ہے اور جو شخص اپنے غصے پر قابو پالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب ڈھانپ دیتا ہے اور جو اپنا غصہ پی لیتا ہے اس حالت میں کہ وہ اسے پورا کرنا چاہے تو پورا کر سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بھر دیں گے قیامت کے دن اس کی امیدوں سے اور جو کوئی ساتھ چلتا ہے اپنے بھائی کے اس کی کسی ضرورت

(1) (معجم الكبير لطبرانی باب العين، حديث عمرو بن دينار (12/453/13646) ورواه ابن أبي الدنيا في اصطناع المعروف (80/92) وقضا الحوائج (40/36) وقال المحقق اصطناع اسنادہ حسن)

کو پورا کرنے کے لیے یہاں تک کہ وہ پوری ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے قدم جما دے گا اس دن جس دن قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے۔

51- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ٭ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ الْحَقُّ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ وَالْفَقْدُ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرُ وَالْأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوَى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّ هُنَّ))

(مشكاة المصابيح، كتاب الاداب باب الغضب والكبر الفصل الثالث وقال رواه البيهقي)

حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ”تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی۔ نجات دلانے والی یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اعلانیہ اور پوشیدہ دونوں حالتوں میں بچنا۔ حق بات کہنا کسی سے راضی ہونے یا ناراض ہونے کی حالت میں اور معتدل راہ اختیار کرنا غنی ہونے اور فقیر ہونے کی حالت میں اور ہلاک کرنے والی یہ ہیں ہوائے نفس جس کی پیروی کی جائے، لالچ اور ہوس زر کے لیے کام کرنا اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنا (خود پسندی) اور یہ ان سب میں زیادہ مہلک ہے۔“

52- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ٭ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَمَرَهُ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ «يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا» وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبِ مَا رَزَقْنَكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ» ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُدْيٌ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ))

(صحیح مسلم، کتاب الزکاة باب قبول الصدقة من الکسب الطیب)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک مال ہی قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو وہی حکم دیتا ہے جو اس نے اپنے رسولوں کو حکم دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ”اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اس میں سے جو ہم نے آپ کو دے رکھی ہیں اور نیک عمل کرو“ اور فرمایا ”اے ایمان والو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اس میں سے جو ہم نے دے رکھی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی بندگی کرنے والے ہو“۔ پھر ذکر کیا اس آدمی کا جو طویل سفر کرے اس کے بال اور کپڑے گرد آلود ہوں اور وہ ہاتھ اٹھا کر اللہ سے (بخشش مانگے) یا رب یا رب۔ حالانکہ اس کا کھانا، پینا اور لباس حرام کا ہے اور اس کا گوشت حرام کی غذا سے بنا ہے تو ایسے آدمی کی دعا کیسے قبول کر لی جائے۔

53- عَنْ بَلَالٍ بْنِ حَارِثٍ الْمُزْنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِهَا سُخْطَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ)) (رواه الترمذی، ابن ماجہ و امام مالک و امام احمد)

”ایک آدمی اللہ کی رضا مندی کے لیے ایسا کلمہ منہ سے نکالتا ہے جس کے مقام رفیع کے بارے میں اس کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اس کلمے کی بدولت اس آدمی کے لیے اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے اس سے ملاقات کے دن تک اور ایک شخص اللہ کی ناراضگی کا باعث بننے والا کلمہ اپنے منہ سے نکالتا ہے اور اس کو یہ علم نہیں ہوتا کہ اس کلمے کی شاعت کہاں تک پہنچی ہے مگر اللہ تعالیٰ لکھ دیتے ہیں اس کلمے کی بدولت اس آدمی کے لیے قیامت تک اپنی ناراضگی۔“

54- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الظُّهُورُ شَطْرُ

الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأَانِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (وَالْتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ تَمْلَأُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ) وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا))

(صحیح مسلم کتاب، کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء)

حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاکیزگی کا اہتمام کرنا ایمان کا نصف ہے اور الحمد للہ کہنا تو میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں تو آسمان وزمین کے درمیان تمام جگہوں کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ دلیل ہے (ایمان کی) اور صبر روشنی ہے اور قرآن مجید یا تمہارے حق میں دلیل بنے گا یا تمہارے خلاف۔ تمام انسان صبح کرتے ہیں اور پھر ”دن بھر“ اپنے نفس کو بیچتے ہیں (یعنی اپنا وقت، مال، صلاحیت اور وسائل کھاتے ہیں) یا تو (نیک کاموں کی بدولت) اپنے نفس کو جہنم سے آزاد کروا لیتے ہیں یا (برے کاموں کی وجہ سے) خود کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں۔

55- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتَلَيْتُمْ وَاعْتَدُوا بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ، لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا أَفْشَا فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مَنَعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْ لَا بُهَائِمٌ لَمْ يَمْطُرُوا وَلَمْ يَنْقُصُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَذَابًا مِنْ غَيْرِهِمْ فَآخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمَالَهُمْ تَحْكُمُ أَمْرَتِهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَيَنْغَيِّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ))

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات وصححه الحاكم والذهبی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مہاجرین سے فرمایا ”اے جماعت مہاجرین پانچ گناہ ایسے ہیں اگر تم ان میں مبتلا ہو گئے اور میں پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان میں مبتلا ہو۔ اگر کوئی قوم بے حیائی میں مبتلا ہو کر کھلم کھلا اس کا ارتکاب کرنے لگے تو اس قوم میں طاعون اور وہ بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے اسلاف میں نہ پائی جاتی تھیں۔ اگر ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو شدید قحط پڑ جاتا ہے اور جابر بادشاہ ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے اور اگر کوئی قوم زکوٰۃ دینا چھوڑ دے تو وہ بارانِ رحمت سے محروم کر دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو بارش بالکل نہ ہو اور جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دے تو اللہ تعالیٰ ان پر باہر سے دشمن مسلط کر دیتے ہیں جو مال و دولت ان سے چھین لیتے ہیں اور اگر کسی قوم کے حکمران کتاب اللہ پر فیصلہ کرنا چھوڑ دیں اور اللہ کے نازل کردہ احکام میں تبدیلی کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کو خانہ جنگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔“

56- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَظْهَرَ الرِّبَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ فَقَدْ أَهْلُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللَّهِ))

(مستدرک حاکم، کتاب البیوع)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کسی بستی میں زنا اور سود عام ہو جاتے ہیں تو لوگ اللہ کے عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔“

57- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا أَحَدٌ غَيْرُ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ حَرَمٌ الْفَوَاحِشُ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ مَدْحٌ نَفْسُهُ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ)) (رواه احمد ترمذی و بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی

زیادہ غیرت والا نہیں ہے اسی لیے اس نے تمام بے حیائی کو حرام کر دیا ہے خواہ وہ ظاہر ہو یا چھپی ہوئی اور اللہ سے زیادہ مدح کسی کو پسند نہیں ہے اسی لیے اس نے خود اپنی مدح کی ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ قطعِ عذر پسند ہے اس لیے اس نے کتابیں نازل کی ہیں اور رسول بھیجے ہیں۔

58- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ عَادَلَنِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنِي بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا أَفْرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأَعْطِيَنَّهُ وَإِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ))

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق باب التواضع)

”جس نے میرے دوست کے ساتھ دشمنی کی اس کو میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ جن اعمال کے ذریعہ میرا بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے ان اعمال میں مجھے سب سے زیادہ محبوب فرائض ہیں اور میرا بندہ مسلسل نوافل پڑھ کر میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگے تو لازماً دے دیتا ہوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو ضرور پناہ دیتا ہوں اور کسی چیز کے متعلق جس کو میں کرنے والا ہوں مجھے ایسا تردد نہیں ہوتا جس طرح کا تردد مجھے اس بندہ مومن کی جان لیتے وقت ہوتا ہے جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں

موت کو اس کے برا سمجھنے کو ناپسند کرتا ہوں۔“

فائدہ: اللہ کی کسی شان ہے بندہ مومن کی کہ جب وہ اللہ کا بندہ بن جاتا ہے تو اللہ اس کا نگہبان بن جاتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی کی دشمنی برداشت نہیں کرتا اور اللہ کا بندہ بننے کی کلید اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمادی ہے اور وہ اس کے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی ہے۔ جو نبی کوئی انسان اللہ کی پابندیوں کو قبول کر لیتا ہے اور مالک کا مطیع و فرماں بردار بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا دوست بن جاتا ہے اور پھر اس دوستی میں مزید گہرائی حاصل ہو جاتی ہے اگر بندہ تمام معاملات میں فرائض سے بڑھ کر مباح کے دائرے میں بھی اپنا اختیار چھوڑ کر اللہ ہی کا ہو جائے اور اپنا بیشتر وقت، صلاحیت، وسائل اللہ کے دین کے لیے لگائے اور ربانی، بدنی اور مالی عبادات میں مشغول بھی رہے تو پھر تو کیفیت واقعی وہی بن گئی کہ اس کا جینا، مرنا اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو گیا تو پھر اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں جو بھی کرتے ہیں گویا اللہ کی منشاء کے مطابق ہونے کے ناطے اللہ ہی کی طرف منسوب ہو جاتے ہیں۔ جیسے جنگ بدر کے موقع پر جب اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے ساتھی اپنی جانیں بھی اللہ کی راہ میں پیش کرنے پر آ گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ جو کچھ تم نے کیا ہے وہ گویا میرا ہی کیا ہوا ہے۔ ”اے مومنو! تم نے مشرکین کو قتل نہیں کیا، یہ تو میں نے کیا اور اے محبوب آپ نے ریت کی مٹی نہیں پھینکی، وہ تو میں نے ہی پھینکی تھی“۔ گویا مومن کا ہاتھ ہے اللہ کا ہاتھ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پوری زندگی میں اپنا مطیع و فرمانبردار بن کر زندگی گزارنے والا بنادے۔ آمین!

59- عَنْ نُعْمَانَ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَلَىٰ جَنْبَيْ الصِّرَاطِ سَوْرَانِ فِيهَا أَبْوَابٌ مُّقْتَحَنَةٌ وَعَلَىٰ الْبَابِ سُتُورٌ مَرْخَاةٌ وَعَلَىٰ بَابِ الصِّرَاطِ دَاغٌ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ جَمِيعًا وَلَا تَتَفَرَّقُوا وَدَاغٌ يَدْعُو مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ فَإِذَا أَرَادَ الْإِنْسَانُ أَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ يَقُولُ وَيَلِكُ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ فَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ وَالسُّورَانِ حُدُودُ

اللَّهُ وَالْأَبْوَابُ الْمُفْتَحَةُ مَحَارِمُ اللَّهِ وَذَلِكَ الدَّاعِي عَلَىٰ رَأْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللَّهِ وَالِدَّاعِي مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللَّهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ))

(مسند احمد، مسند الشاميين حديث النّوّاس بن سميان الكلابي الانصاري الترمذی وللنسائي في الكبرى واللفظ لاحمد)

”اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی مثال اس طرح بیان فرمائی ہے کہ ایک سیدھا راستہ ہے جس کے دونوں طرف دیواریں ہیں ان دیواروں میں کھلے دروازے ہیں۔ اور ان دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں اور راستہ کے سرے پر ایک داعی ہے جو لوگوں کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے لوگو! سب مل کر سیدھے راستے پر چل پڑو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اس کے اوپر ایک اور داعی بیٹھا ہے جو آوازیں دے رہا ہے۔ جب انسان ان دروازوں کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ پکار کر کہتا ہے تباہی ہو تم پر دروازہ کھولنے سے باز آ جاؤ کیونکہ دروازہ کھولنے کے بعد لازماً اس میں داخل ہو گے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا راستہ اسلام ہے دائیں بائیں دیواریں حدود اللہ ہیں۔ کھلے دروازے اللہ کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ راستے کے سرے پر موجود داعی اللہ کی کتاب ہے اور اس راستے کے اوپر جو دعوت دینے والا ہے وہ واعظ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر بندہ کے دل میں بٹھا رکھا ہے۔“

فائدہ: اس حدیث مبارکہ میں دو چیزیں بہت توجہ کے قابل ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ جہاں قرآن مجید میں حدود کو بیان کرتے ہیں وہاں تقویٰ کی بہت تاکید ہوتی ہے اور تقویٰ کا اصل مفہوم بھی ان حدود کے قریب جانے سے بچنا ہی ہے اور بہت سی جگہوں پر تو واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی حدود کے قریب مت جاؤ، کیونکہ جو کوئی حدود کے قریب جائے گا تو احتمال ہے کہ حدود اللہ کو پھلانگ جائے گا اور جب انسان حرام چیزوں میں ملوث ہو جاتا ہے تو پھر واپس پلٹنا بہت مشکل ہوتا ہے کہ اس کا نفس سرکشی کا عادی ہو جاتا ہے۔

دوسری بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ کہ بندہ مومن کے اندر جو روح ربانی ہے وہ ایمان لانے سے قوی ہوتی ہے اور یہی قوت ہے جو اسے ہر وقت اللہ کی نافرمانی سے بچانے کا ذریعہ

بنتی ہے اور یہ بہت بڑی قوت ہے جو برائی سے روکنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر بندہ مؤمن کو قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی توفیق دے کہ یہ دونوں داعی اسے فرمانبرداری پر قائم رکھیں!۔

60- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا حِفْظُ الْأَمَانَةِ وَ صِدْقُ حَدِيثٍ وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ وَ عِفَّةُ طَعْمَةٍ))

(مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابة مسند عبدالله بن عمرو ابن العاص)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”چار اوصاف اگر آپ میں ہیں تو تمہیں دنیا کے نہ ملنے کا غم نہ کرنا چاہیے۔ امانت کی پاسداری، بات کی سچائی، اخلاق کا بہترین ہونا اور رزق حلال“۔

☆ — ☆ — ☆

دعائے استخاره

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُ
الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يَعْلَمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ
يَقُولُ إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ
ثُمَّ لِيَقُلْ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ.....) وَقَالَ يُسَمَّى
حَاجَّتَهُ (صحيح البخاري)

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّىْ فِىْ
دِيْنِىْ وَمَعَاشِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ فَاقْدُرْهُ لِىْ وَيَسِّرْهُ لِىْ ثُمَّ بَارِكْ لِىْ
فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَمَعَاشِىْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ فَاصْرِفْهُ عَنِّىْ وَاَصْرِفْنِىْ عَنْهُ وَاَقْدُرْ لِىْ الْخَيْرَ
حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِىْ بِهِ (صحيح البخارى)

نوٹ: نشان زدہ لفظ (الامر) کی جگہ اپنے کام کا ذکر کرنا چاہئے مثلاً اَلْبَيْعَ، اَلْكُسْفَرُ وغیرہ لیکن اگر نام نہ لیا جاسکے تو صرف اس کام کو ذہن میں لانا ہی کافی ہے۔